Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
56
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
39
شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

14 رمضان 1428 ہجری 27 تبوک 1386 ہش 27 ستمبر 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 18 ستمبر 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

☆......خدا تعالیٰ نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے......☆

اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط تفریط سے بالکل خالی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰبَنِیْ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ۔(سورۃ الاعراف:۳۲)

ترجمہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا۔

(سورۃ الفرقان:۶۸)

ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا۔ وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔

(سورۃ بنی اسرائیل ۲۷،۲۸ اور ۳۰)

ترجمہ: اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔ یقیناً فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکرا ہے۔ اور اپنی مٹھی (بخل کے ساتھ) بھینچتے ہوئے گردن سے مدلگا اور نہ ہی اسے پورے کا پورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔(بیھقی فی شعب الایمان مشکوۃ باب الحذروالتانی فی الامور صفحہ ۴۳۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

☆......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرَاہُ رَفَعَہٗ قَالَ: اَحْبِبْ حَبِیْبَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَغِیْضَکَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْبَکَ یَوْمًا مَّا۔

(ترمذی ابواب البرّ والصّلۃ باب اقتصاد فی الحب والبغض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دوست سے اعتدال کے اندر رہ کر محبت کرو کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل کو وہی شخص تیرا دشمن بن جائے اور اسی طرح اپنے دشمن سے بھی حد کے اندر رہ کر دشمنی رکھ کیونکہ ممکن ہے کہ وہی کل تیرا دوست بن جائے (اور پھر کی ہوئی زیادتیوں پر تو شرمندہ ہوتا پھرے)

☆......عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِیْمَانِ، مَنْ اِذَا غَضِبَ لَمْ یُدْخِلْہُ غَضَبُہٗ فِیْ بَاطِلٍ، وَمَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یُخْرِجْہُ رِضَاہُ مِنْ حَقٍّ وَمَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَتَعَاطَ مَا لَیْسَ لَہٗ۔(المعجم الصغیر للطبرانی باب من اسمہ احمد صفحہ ۲۱/)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اوّل یہ کہ جب کسی مومن کو غصہ آئے تو غصہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا (یعنی وہ حد کے اندر رہتا ہے)۔ اور جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے حق سے باہر نکلنے نہیں دیتی (یعنی وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا)۔ اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو (اس وقت بھی) وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا یعنی جو اس کا نہیں اس کو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔

☆......عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ۔ (بخاری کتاب الایمان باب الدین یُسر)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لہٰذا میانہ روی اختیار کرو، سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو صبح وشام اور رات کے کچھ حصے میں (بذریعہ نوافل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

”خدا تعالیٰ نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بنایا ہے۔ اس میں ایسی وسطی راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط تفریط سے بالکل خالی ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ۔“(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۵)

”امراء بہت سے فضول خرچ رکھتے ہیں جس سے آخر کو انہیں بہت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر وہ اعتدال کے ساتھ اپنا زندگی بسر کریں تو کچھ حرج نہیں۔ سود کی بلا نے مسلمانوں کو بہت کمزور کر دیا ہے۔ یہ بنئے سود در سود لگا کر آخر سارا ہی جائیدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔“(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۸۴)

”نیکی کی جزء یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے جیسا کہ کھانا: اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے۔ اس کا نام دین پر بڑھاتا ہے۔ ورنہ یہ لذات دنیا کی اس واسطے ہیں کہ اس کے ذریعہ نفس کا گھوڑا جو کہ دین کی راہ میں

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

.... عید ....
یعنی حقیقی خوشی

ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے خوشیاں حاصل ہوں نہ صرف یہ کہ اسے خوشیاں ملیں بلکہ خوشیاں اس کی زندگی کا دائمی حصہ بن جائیں بسااوقات انسان کسی عارضی خوشی پر اترانے لگ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ یہ خوشی میرے لئے راحت اور سکون کا موجب ہوگی یا اس کے پس پردہ کوئی دکھ و تکلیف ہے۔ اسی طرح جب کوئی شخص بڑے مجاہدہ اور کوشش کے ساتھ کسی امر کے حصول کی کوشش کرتا ہے اور اس کو حاصل کر لیتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے جیسے ایک بچہ امتحان کی تیاری کرتا ہے دن رات محنت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے اور ایک کسان اپنی کوشش اور محنت کا نتیجہ پھلوں اور غلوں کی صورت میں دیکھتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مومن جب اپنے مولیٰ حقیقی کی رضا حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرتا ہے اور نوافل پڑھتا، عبادات کرتا، اس کی راہ میں صدقہ و خیرات کرتا، بھوکا پیاسا رہتا، اس کی خاطر اپنی حقیقی ضروریات کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخشتا اور اپنے قرب میں جگہ دیتا ہے تو یہ اس کے لئے عید اور حقیقی خوشی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی..... وہ عید نہ اس دنیا میں ختم ہوتی ہے نہ قبر میں ختم ہوتی ہے نہ اگلے جہان میں وہ ختم ہوتی ہے بلکہ اس عید کا دن یہاں چڑھنا شروع ہوتا ہے اور اگلے جہان میں عروج پر ہوتا ہے۔

رمضان المبارک کے ۳۰ دن کے مجاہدہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عید مناؤ اور اس میں عید کی نماز ادا کرو۔ دیگر مذاہب میں خوشی کے مواقع پر لوگ لہو ولعب ناچ گانے اور فضول قسم کے رسم و رواج میں پڑ جاتے ہیں اور حقیقی مقصد کو بھول جاتے ہیں لیکن مذہب اسلام کی یہ خوبی ہے کہ ہر خوشی کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے احکام کی بجا آوری کو مقدم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس روز علاقہ کے سب مسلمان مرد عورت اور بچے بوڑھے ایک جگہ جمع ہو کر نماز ادا کرتے ہیں اور آپس میں ملاقات کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے ایک ماہ کی ریاضت خدا کے حکموں کو بجالاتے ہوئے ادا کی ہے۔ پس جتنے زیادہ لوگ اس میں شامل ہونگے اتنی ہی خوشی زیادہ ہوتی ہے۔ پس حقیقی اور بڑی خوشی یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اکٹھے ہوں اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے مجاہدہ کریں۔ دوسرے غریب بھائیوں کے دکھ بانٹیں اپنی خوشیوں میں ان کو شامل کریں اور اپنی کمزوریوں کوتاہیوں اور برائیوں کو ہمیشہ کے لئے ترک کر دیں۔ اور خدا کی رضا کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں سے بھی میل ملاقات حاصل کریں۔

پس خوشیوں کا حاصل کرنا اور آپس میں زیادہ سے زیادہ افراد کا اکٹھے ہو کر خوشیاں بانٹنا عید کے مفہوم میں داخل ہے اور یہ بات تمام مذاہب میں مشترک طور پر پائی جاتی ہے کہ غم جدائی کو کہتے ہیں اور خوشی مل جانے کو کہتے ہیں اگر بندا بندے سے جدا ہو تو یہ دکھ اور غم کی کیفیت ہوتی ہے اگر بندا بندے سے ملے یا بندا خدا سے ملے تو اسے خوشی اور عید کہتے ہیں اور جتنا بڑا املاپ ہوگا اتنی ہی بڑی عید ہوگی۔

اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ”سچی خوشی یہ ہے کہ وصال ہو، تم دنیا کے کسی گوشہ میں چلے جاؤ عید کے مفہوم میں اختلاف نہیں پاؤ گے اور غم کس کو کہتے ہیں اس کو کہ جدائی ہو، مل جانے کا نام عید ہے جتنا بڑا املاپ ہوگا اتنی ہی بڑی عید ہوگی لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں یہ بھی ایک عید ہے مگر محلہ کے لوگوں کی۔ لوگ جمعہ کے دن جمع ہوتے ہیں یہ شہر کے لوگوں کی عید ہے اور عید میں علاقہ کے لوگ جمع ہوتے ہیں یہ ان کی عید ہے اور حج میں تمام دنیا کے مسلمانوں کی عید ہے کہ اس میں تمام جہان کے مسلمان جمع ہوتے ہیں اور یہ بڑی عید ہے بتاؤ کہ جب تک حقیقی اجتماع نہ ہو عید کیسے ہو سکتی ہے.... ملنا وہ عید ہے جو ہمارے لئے مفید ہو پس دنیا کے دستور نے بتا دیا کہ عید وہ ہے جس میں ملاپ ہو اور ملاپ بھی وہ جو مفید ہو گویا عید اس وجود سے ملنے کا نام ہے جس سے ملنے سے راحت ہو اور اس سے جدائی غم ہے ماتم ہے.... اب کون ہے وہ وجود جس سے ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اپنے اپنے حال پر غور کرو بیوی سے ملنا مفید ہے، بچے سے ملنا خوشی کا باعث ہے، بیوی کا خاوند سے ملنا اس کے لئے مفید، دوست کا دوست سے ملنا مفید ہے، محلہ دار کا محلہ دار سے ملنا خوشی ہے، گورنمنٹ ہمارے لئے مفید ہوتی ہے یہ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ مفید ہیں مگر یہ ہر جگہ اور ہر وقت مفید نہیں نہ یہ ہر وقت ہمارے کام آسکتی ہیں یہ ایک ایک ضرورت کو پورا کرتی ہیں مگر سب ضرورتوں کو پورا نہیں کرتیں...... ہر حال میں راحت کے لئے ایک ہی ہستی ہے اور وہ خدا کی ذات ہے جو ہر وقت اور ہر حال میں ہمارے کام آتا اور ہمارے لئے ہر ایک راحت کو میسر کرتا ہے اور کوئی موقع نہیں کہ ہم پچھتائیں کہ ہم نے کیوں اس سے تعلق کیا..... محض خدا کی ذات ہے جس سے تعلق پر کوئی شخص افسوس نہیں کر سکتا اور کبھی نہیں کر سکتا۔ پس حقیقی عید کیا ہوئی یہی کہ خدا سے تعلق ہو جائے اس سے ملاقات ہو جائے پھر کوئی برکت نہیں جو حاصل نہ ہو، کوئی راحت نہیں جو میسر نہ آئے بلکہ ایسے شخص کے لئے ہر ایک آن عید ہے۔ پس عید کیا ہے؟ خدا سے ملنا۔ اس لئے عید کے دن سے عبرت حاصل کرو اور خدا سے ملنے کی کوشش کرو ایسی کوشش جو کبھی ست نہ ہو اگر اس کو پالو گے تو کوئی رنج نہیں جو دور نہ ہو جائے اور کوئی راحت نہیں جو میسر نہ آئے جس کو خدا تعالیٰ مل جائے اس کو کوئی موت رنجیدہ نہیں کر سکتی۔ کوئی غصہ دکھ نہیں دے سکتا..... پس اگر عید چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ سفید کپڑے پہننے اور سیویاں کھانے کا نام عید نہیں ہے بلکہ عید یہ ہے کہ خدا سے تعلق ہو جائے اور بندے کی اس سے صلح ہو جائے یہ عید جب آتی ہے تو جاتی نہیں اور اس عید کے دن کی شام نہیں اس کو کوئی زمانہ ہٹا اور ختم نہیں کر سکتا وہ دن ایسا ہے کہ اس کی عید ختم نہیں ہوتی....... دوسری عید جو اس سے چھوٹی ہے مگر ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ سے محبت رکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے بندوں سے محبت کی جائے... ہمارے لئے مکمل عید اور پوری خوشی کا دن وہ ہوگا جس دن تمام دنیا میں سے کوئی شخص ہم سے جدا نہیں رہے گا پس اس کے لئے کوشش کرو اور پوری جدوجہد سے کام لو تا کہ ہمارے لئے حقیقی عید کا دن آئے....

(خطبہ عید الفطر فرمودہ ۸ رجون ۱۹۲۱ء)

پس رمضان المبارک کے مقدس ایام میں جو ہم نے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کی، اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کی، اس کو دوام عطا کرنا اور مزید کوشش کرتے چلے جانا حتیٰ کہ اس کی انتہائی منزل کو حاصل کر لینا ہی حقیقی عید اور خوشی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

(منظوم کلام حضرت المصلح الموعود رضی الله تعالیٰ عنه)

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
حاصل ہو مصطفیٰؐ کی رفاقت خدا کرے
ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے
منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے
پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے
تبلیغ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے
قرآنِ پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے
دجّال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے
بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوّت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے
اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

خطبہ جمعہ

ایک سچے مومن کی مختلف نشانیوں کا قرآن مجید کی آیات کے حوالہ سے ذکر اوران اوصاف کو پوری طرح اپنانے کی نصیحت

اللہ کے فضل سے جماعت میں مال خرچ کرنے کی طرف بہت توجہ رہتی ہے، جماعتی ضروریات کے لئے بھی احمدی بڑے کھلے دل سے قربانیاں کرتے ہیں۔

اس سال بھی اکثر ممالک کی جماعتوں نے اپنے بجٹ اور گزشتہ سال کی قربانیوں سے بہت بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 13رجولائی 2007ء بمطابق 13روفا 1386ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہاہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت مومن کا بیان ہوا تھا اور اس لفظ کی تعریف مختلف لغات اور مفسرین کے حوالہ سے بیان کی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفتِ مومن کے تحت امن دینے والا ہے اور اپنے انبیاء کی تصدیق کرنے والا ہے، ان کی تائید میں نشانات و معجزات دکھانے والا ہے۔ اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء پر ایمان لے آئے تو وہ اپنی مخلوق کو ہر شر سے امن میں رکھتا ہے اور دنیا و آخرت میں ان ایمان لانے والوں کو طمانیت قلب عطا فرماتا ہے، اپنے انعامات سے نوازتا ہے اور اپنے مومن بندوں کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا ایک انسان کو اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے فیض پانے کے لئے مومن بننا ہوگا۔ مومن بننے کے لئے کیا لوازمات ہیں؟ کون کون سی شرائط ہیں جن پر پورا اتر کر ایک انسان حقیقی مومن بن سکتا ہے؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ مومن کی مختلف خصوصیات بیان فرمائی ہیں کہ ایک مومن بندہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے فیض پانے کے لئے ایمان کے مدارج طے کرتے ہوئے ان باتوں کو اپنائے گا تو وہ حقیقی مومن کہلائے گا اور فیض پانے والا ہوگا۔

قرآن کریم کے شروع میں ہی مومن کی تعریف کا بیان شروع ہو گیا ہے۔ فرمایا اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرۃ:4-5) مومن کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ غیب پر ایمان لانے والا ہے۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ نمازوں کو قائم کرنے والا ہے۔ تیسری بات اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا ہے یا جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں ان کے مطابق خرچ کرنے والا ہے۔ چوتھی خصوصیت، آنحضرت ﷺ پر جو تعلیم اتری، اللہ تعالیٰ کی شریعت اتری اس پر ایمان لانے والا اور پانچویں یہ کہ پہلے انبیاء پر ایمان لانے والا اور چھٹی بات یہ کہ آخرت پر یقین کرنے والا ہے۔ یعنی وہ باتیں جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہوں گی۔ ان پر یقین کرنا۔

پہلی بات یا خصوصیت جو ایک مومن کی بیان فرمائی گئی ہے وہ غیب پر ایمان ہے، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کہ وہ سب قدرتوں والا ہے۔ جب یہ کامل ایمان ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے وجود کا پتہ ایک سچے مومن کو مختلف طریقوں سے دیتا ہے۔ اسی طرح فرشتوں پر ایمان ہے، مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان ہے، یہ سب ایمان کی مثالیں ہیں۔ پھر غیب پر ایمان یہ ہے کہ ہر حالت میں اپنے ایمان کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ نیک اعمال جو کرنے ہیں وہ کسی کو دکھانے کے لئے نہیں کرنے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر حالت میں مجھے دیکھ رہا ہے، ان پر عمل کرنا ہے۔ دشمنوں کا خوف یا کسی قسم کی روک یا نفسانی لالچیں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے نہ روکیں۔ یہ ایمان کی مضبوطی کی پہلی شرط ہے۔

مومن ہونے کے لئے دوسری اہم شرط نمازوں کا قیام ہے۔ نمازوں کا قیام یہ ہے کہ ایک توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی نگرانی رکھنا، ان میں باقاعدگی اختیار کرنا کیونکہ اگر نمازوں میں باقاعدگی نہیں ہے، کبھی پڑھی کبھی نہ پڑھی، کبھی نیند آرہی ہے تو عشاء کی نماز ضائع ہو گئی اور بغیر پڑھے سو گئے، کبھی گہری نیند سو رہے ہیں تو فجر کی نماز پر آنکھ نہ کھلی۔ بعض لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اگر وقت پر آنکھ نہیں بھی کھلی تو جب بھی آنکھ کھلے فجر کی نماز پڑھنی چاہئے۔ سورج نکلے پڑھیں گے تو گھر والوں کے سامنے بھی شرمندگی ہوگی یا اپنے آپ کو احساس ہوگا اور ضمیر ملامت کرے گا کہ اتنی دیر سے نماز پڑھ رہا ہوں اور پھر اگلے دن اس احساس سے ایک مومن وقت پر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر کام کرنے والے ہیں، کام کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن تو وہ لوگ ہیں جو نمازوں کا قیام کرتے ہیں اور قیام کس طرح کرتے ہیں، عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ (المعارج:24)، اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اس میں باقاعدگی رکھتے ہیں، یہ نہیں کہ کبھی نماز ضائع ہو گئی تو کوئی حرج نہیں بلکہ آگے فرمایا کہ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المعارج:35) نمازوں کی حفاظت پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ انسان جتنی کسی عزیز چیز کی حفاظت کرتا ہے، وہ نمازوں کی حفاظت عزیز ترین شے سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ایک مومن نمازوں کی حفاظت اس سے بھی زیادہ توجہ سے کرتا ہے۔ اگر نماز ضائع ہو جائے تو بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ حالت ہوگی تو تب ایمان میں مضبوطی آئے گی۔ پھر باقاعدہ نماز پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104)۔ یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر ادا کرنا ضروری ہے اور حقیقی مومن وہی ہیں جو نماز وقت پر ادا نہ ہو سکے تو بے چین ہو جاتے ہیں۔

کہتے ہیں ایک شخص کی ایک دن فجر کی نماز پر آنکھ نہیں کھلی، نماز قضاء ہو گئی، اس کا سارا دن اس بے چینی میں اور رو رو کر اور استغفار کرتے ہوئے گزرا۔ لگتا تھا کہ یہ غم اسے ہلاک کر دے گا، اگلے دن نماز کا وقت آیا، اس کو آواز آئی کہ اٹھو اور نماز پڑھو۔ اس نے پوچھا کون ہو تم؟ اس نے کہا مَیں شیطان ہوں۔ پوچھا کہ شیطان کا کیا کام ہے نماز کے لئے جگانے کا؟ تو اس نے جواب دیا کہ کل تم نے جو رو رو کر اپنی حالت بنائی تھی اور جتنا استغفار کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے تم کو کئی گنا نماز کا ثواب دے دیا۔ میرا تو مقصد یہ تھا کہ تم ثواب سے محروم ہو جاؤ گے تو بجائے اس کے کہ تم کئی گنا ثواب لو اس سے بہتر ہے کہ مَیں تمہیں خود ہی جگا دوں اور تم تھوڑا ثواب حاصل کرو، اتنا ہی جتنا نماز کا ملتا ہے۔ نہیں تو پھر رو رو کے وہی حالت کرو گے اور پھر زیادہ ثواب لے جاؤ گے تو میرا مقصد تو پورا نہیں ہوگا۔ تو یہ نمازیں چھوڑنے والوں کا درد ہوتا ہے۔

پھر ایک مومن کی نمازوں کی شان نماز پڑھتے ہوئے پوری توجہ کے ساتھ پڑھنا ہے۔ ایک مومن کو باجماعت نماز پڑھنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ قیام نماز اس وقت مکمل ہوگا جب باجماعت نماز کی طرف توجہ ہوگی۔ اس لئے حتی الوسع باجماعت نماز کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ باجماعت نماز کا ثواب ستائیس گنا تک ہے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

پھر ایک مومن کی ایک یہ شان ہے کہ نہ صرف خود نمازوں کا اہتمام کرے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتا رہے۔ جماعتی نظام بھی ایک خاندان کی طرح ہے۔ اس میں ہر ایک کو اپنے ساتھ اپنے بھائی کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے عزیزوں کے لئے بھی پسند کرنی چاہئے۔ یہ ثواب کمانے اور نیکی پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ لیکن پیار سے توجہ دلانی چاہئے۔ جس کو توجہ دلائی جا رہی ہو اس کو بھی برا نہیں منانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا (سورۃ طٰہٰ:133) اور تو اپنے اہل کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور خود بھی نماز پر قائم رہ۔ پس جہاں ماں باپ، بہن بھائیوں کو ایک دوسرے کو نماز کی تلقین کرنی چاہئے وہاں پر ہر احمدی کو دوسرے احمدی کو بھی پیار سے اور نظام جماعت جو اس کام پر مامور ہے ان کو بھی دوسروں کو نمازوں کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ یہی چیز ہے جو مومنین کی جماعت کو مضبوطی عطا کرتی ہے۔ یہی چیز ہے جس سے بندے اور خدا کے درمیان ایک تعلق قائم ہوتا ہے جو بندے کو خدا کے قریب کرتا ہے اور یہ تعلق اس لئے نہیں کہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے ہیں بلکہ اصل مقصد روحانیت میں ترقی کرنا اور خدا کا قرب پانا ہے۔ پس جب اس مقصد کے حصول کے لئے ایک دوسرے کو توجہ دلا رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کو سمیٹنے والے بن رہے ہوں گے اور جماعتی مضبوطی بھی پیدا ہو رہی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرط یہی لگائی کہ خود بھی نمازوں کی طرف توجہ کرو۔ اپنے عمل کی شرط ضروری ہے۔

پھر ایک سچے مومن کی ایک نشانی یہ ہے کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں اور یہ خرچ دولت کا بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو صلاحیتیں دی ہیں، جو کسی کو بھی دوسرے سے زیادہ عطا کی ہیں اس کو دوسروں کی بہتری کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اور یہی بے نفس خدمت ہے جو پھر ایک مومن کو دوسرے مومن کے ساتھ ایسے رشتے میں پیوست کر دیتی ہے جو پکا اور نہ ٹوٹنے والا رشتہ ہوتا ہے۔ مومنین کی جماعت میں ایک ایکا اور وحدانیت پیدا ہو جاتی ہے، ایک مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور ہر سطح پر اگر اس سوچ کے ساتھ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے، اپنی دولت اور اپنی دوسری صلاحیتوں کو خرچ کیا جائے تو ایسا معاشرہ جنم لیتا ہے۔ جس میں محبت، پیار، امن اور سلامتی نظر آتی ہے۔ گھروں کی سطح پر خاوند بیوی کا خیال رکھ رہا ہوگا۔ بیوی خاوند کا خیال رکھ رہی ہوگی۔ ماں باپ بچوں کی بہتری کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور ذرائع کا استعمال کر رہے ہوں گے۔ بچے ماں باپ کی خدمت پر ہر وقت کمربستہ ہوں گے، ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ ان کی خدمت کی طرف توجہ دے رہے ہوں گے۔ ہمسایہ ہمسائے کے حقوق ادا کر رہا ہوگا، غریب امیر کے لئے اپنی صلاحیتیں استعمال کرے گا اور امیر غریب کی بہتری کے لئے خرچ کر رہا ہوگا اور یہ سب اس لئے ہے کہ ہم مومن ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ کرو اور اس طرح پر سب مل کر پھر جماعتی ترقی کے لئے اپنے مال اور صلاحیتوں کو خرچ کر رہے ہوں گے اور پھر وہ معاشرہ نظر آئے گا جو مومنین کا معاشرہ ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت میں مال خرچ کرنے کی طرف بہت توجہ رہتی ہے، جماعتی ضروریات کے لئے بھی احمدی بڑے کھلے دل سے قربانیاں کرتے ہیں، ہر وقت تیار رہتے ہیں اور ہر روز اس کی مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ جون کا مہینہ جو گزرا ہے، یہ مہینہ جماعت کے چندوں کا، جماعتی سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے۔ ہر سال مختلف ممالک کی جماعتوں کو فکر ہوتی ہے کہ بجٹ پورا ہو جائے اور نہ صرف بجٹ پورا ہو جائے بلکہ گزشتہ سال کی نسبت قدم ترقی کی طرف بڑھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مومنین کی جماعت پر اس کا اظہار فرماتا ہے کہ ان کے قدم آگے بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اس سال بھی اکثر ممالک کی جماعتوں نے اپنے بجٹ اور گزشتہ سال کی قربانیوں سے بہت بڑھ کر قربانیاں کی ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے ملک بھی ہیں کہ اپنے بجٹ سے کئی گنا زائد وصولی کی ہے۔ پاکستان میں بھی باوجود حالات خراب ہونے کے قربانیوں میں ترقی کی ہے۔ مثلاً کراچی کے حالات بہت خراب تھے، مئی کے شروع میں جب وہاں فساد ہوئے تو امیر صاحب کراچی کا بڑی پریشانی کا فون آیا۔ پھر فیکس آئی کہ حالات ایسے ہیں اور سال کا آخر ہے چندوں میں کمی ہو رہی ہے۔ خیر اللہ نے فضل فرمایا اور ہو گیا، لیکن عموماً جماعت کا مزاج یہ ہے کہ سال کے آخری مہینے کے آخری دنوں میں اپنے چندوں کی ادائیگی پوری طرح کرتے ہیں۔ تو جون کے آخر میں پھر کراچی کے حالات موسم کے لحاظ سے بڑے خراب ہو گئے، اور کہتے ہیں کہ 30 رجون کو تو یہ حال تھا کہ شدید بارشیں، سڑکوں کے اوپر پانی، گھر سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا تھا اور بڑی فکر تھی، بجٹ میں کافی کمی تھی لیکن شام تک کہتے ہیں، پتہ نہیں کیا معجزہ ہوا ہے کہ نہ صرف بجٹ پورا ہو گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑھ کر وصولی ہوگئی اور اسی طرح کئی جگہوں پر ہوتا ہے۔

ایسی حالت میں جب کوئی گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تھا تو اللہ تعالیٰ کی یہ خاص تائید اور مدد تھی جس نے یہ ساری کمیاں پوری کر دیں۔ یہ نظارے اللہ تعالیٰ اس لئے دکھاتا ہے کہ مسیح موعود کی یہ جماعت مومنین کی ایک سچی جماعت ہے اور ان باتوں کو دیکھ کر تم اپنے ایمانوں میں مزید مضبوطی پیدا کرو اور میرے احکامات پر عمل کرو تا کہ میرے فضلوں کو انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی حاصل کرنے والے بنو اور بنتے چلے جاؤ۔

پھر جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ ایک مومن کے لئے آنحضرت ﷺ پر جو تعلیم اتری ہے اسے ماننا ضروری ہے۔ آپ کو خاتم الانبیاء ماننا ضروری ہے۔ اس یقین پر قائم ہوں اور یہ ایمان ہو کہ قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے اور اس کے تمام احکامات ہمارے لئے ہیں اور ہمیں اس پر ایمان لانا اور ماننا اور عمل کرنا ضروری ہے۔

پھر جس طرح قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے جو انبیاء آئے تھے وہ بھی برحق تھے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے، بعض کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور بہت سوں کا نہیں ہے، ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ایک مومن کی خصوصیت ہے اور یہ صرف اسلام کی خصوصیت ہے کہ اس نے پہلے انبیاء کی صداقت پر بھی مہر لگا دی اور آنحضرت ﷺ کو یہ مہر لگانے والا بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (البقرۃ:120)۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر:25) ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی ایسی قوم نہیں جس میں ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو تو ہر قوم میں جو انبیاء آئے ان کی بھی اطلاع دے دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے یہ اعلان کروا دیا کہ تمام قوموں میں رسول آئے ہیں اس لئے جس قوم کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ اس میں نبی آیا اور نبی کا نام لیتے ہیں ان کو ماننا ضروری ہے۔ ایک مومن کو یہ حکم دیا کہ ان تمام رسولوں پر ایمان لانا بھی تمہارے، مومن ہونے کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔

اور پھر فرمایا کہ آخرت پر بھی یقین رکھو، یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اب یہ آخرت کیا ہے؟ آخرت کے معانی سیاق وسباق کے ساتھ یہ ہو سکتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو آپ کی غلامی میں آئے اس پر جو وحی نازل ہو اس پر بھی یقین رکھنا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود آئے گا یقین رکھو کہ وہ آئے گا اور اس پر ایمان لے آنا، یہ بھی ایک مومن کے ایمان کا حصہ ہے۔ آخرت کو اخروی زندگی بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن جو پہلے معانی ہیں اس سیاق وسباق کے لحاظ سے وہ زیادہ بہتر ہیں اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فہم قرآن اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کا نتیجہ ہیں کہ یہ معانی ہم تک پہنچے ہیں اور ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ پس یہاں یہ بیان فرما کر کہ جس طرح تمہارے لئے پہلے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح تمہیں اس یقین پر بھی قائم رہنا ہوگا کہ آخرین میں جو آنحضرت ﷺ کے غلام کی بعثت ہوگی اس پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ نکتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ "آج میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن شریف کی وحی اور اس سے پہلی وحی پر ایمان لانے کا ذکر تو قرآن شریف میں موجود ہے، ہماری وحی پر ایمان لانے کا ذکر کیوں نہیں۔ اسی امر پر توجہ کر رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور القاء کے یکا یک میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ آیۂ کریمہ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ (البقرۃ:5) میں تینوں وحیوں کا ذکر ہے بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ سے قرآن شریف کی وحی اور مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ سے انبیاء سابقین کی وحی اور اٰخِرَۃ سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے۔ اٰخِرَۃ کے معنی ہیں پیچھے آنے والی۔ وہ پیچھے آنے والی چیز کیا ہے۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ یہاں پیچھے آنے والی چیز سے مراد وہ وحی ہے جو قرآن کریم کے بعد نازل ہوگی کیونکہ اس سے پہلے وحیوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی۔ دوسری وہ جو آنحضرت ﷺ سے قبل نازل ہوئی اور تیسری وہ جو آپ کے بعد آنے والی تھی"۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورۃ البقرۃ زیر آیت 5)

پس جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بتایا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی تصدیق ان مومنین کے لئے ہوگی جو پہلے انبیاء کی بھی تصدیق کریں گے اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والے بھی ہوں گے اور بعد میں آنے والے کو بھی مانیں گے۔ تو اس آیت نے اور وضاحت نے دلیل کو مزید مضبوط کر دیا۔ پس ہر ایک احمدی جو حقیقی مومن ہے اور اس ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنا ہے اس کو اس پیغام کو ماننے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بجا لانے کی طرف مزید کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک مومن کی خصوصیت یہ ہے، جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:166) یعنی اور جو لوگ مومنین ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ پس مومن ہونے کی یہ نشانی ہے کہ ایک سچے مومن کی زندگی صرف ایک ذات کے گرد گھومتی ہے اور گھومنی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ایک مومن، مومن کہلا ہی نہیں سکتا۔ ایک مومن کا غیب پر ایمان، نمازیں پڑھنا، قربانی کرنا، انبیاء پر ایمان، اس وقت کامل ہوگا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس شدید محبت کا کیسا اعلیٰ نمونہ ہمارے سامنے رکھا کہ کفار بھی یہ کہہ اٹھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ کہ محمدؐ تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا۔ اور آپؐ نے ہمیں کیا خوبصورت دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ مَیں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

(صحیح الترمذی کتاب الدعوات)

پس ایک مومن کا معیار اور خصوصیت یہ ہے جس کو حاصل کرنے کی ایک مومن کو کوشش کرنی چاہئے۔ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتی۔ اس لئے اس محبت کے حصول کے لئے بھی اسی کے آگے جھکنا اور اس سے دعائیں کرنا ضروری ہے۔

پھر مومن کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ (الانفال: 3) یعنی مومن تو صرف وہی ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں اور وہ جو اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔

صرف مومن ہونے کا دعویٰ ہی کافی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے یہاں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے، جن خصوصیات کی طرف ایک مومن کو توجہ دلائی ہے، وہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ان کے دل میں ہوتا ہے۔ وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے، یہ خوف ہے کہ میرے محبوب کے حوالے سے میرے سامنے کوئی بات کی جائے اور میں اس پر توجہ نہ دوں، یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ احکامات پر عمل، ان نصائح پر عمل جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرکے کی جائیں یا جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہوں وہ اس لئے کرتا ہے کہ میرا محبوب کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس اس حوالے سے ہر نصیحت جو ایک مومن کو کی جاتی ہے اس کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ایک صحیح مومن اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا خدا جو سب سے زیادہ پیار کرنے والا ہے میری نافرمانی سے کہیں مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔

اور دوسری بات (یہ ہے کہ) جو ایک مومن کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں، جب ان نشانات کا ذکر کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ایک مومن پر ظاہر ہوتے ہیں تو یہ چیز اسے اس کے ایمان میں مزید ترقی کا موجب بنا دیتی ہے۔

اور تیسری اہم بات (یہ) ہے کہ ایمان کی زیادتی کے ساتھ مومن کا معیار توکل بڑھتا ہے۔ اس کا یقین اللہ تعالیٰ کے سلوک کی وجہ سے بڑھتا چلا جاتا ہے اور ایمان میں بڑھنے کے ساتھ اس کا توکل بھی بڑھتا چلا جاتا ہے، اس میں وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ دنیاوی چیزوں پر گرنے کی بجائے اور انہی پر مکمل انحصار کرنے کی بجائے اپنی کوشش کرنے کے بعد جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اسباب کا استعمال بھی ہونا چاہئے اور محنت بھی ہونی چاہئے، پھر بہتر نتائج کے لئے اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑتا ہے۔ اونٹ کا گھٹنا باندھنے کے بعد اس رسّی پر توکل نہیں کرتا جس سے گھٹنا باندھا گیا ہے بلکہ اس مالک پر توکل کرتا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں ہر چیز ہے، جو نگراں ہے، جو حفاظت کرنے والا ہے پس یہ توکل ہے جو ایک مومن کا طرہ امتیاز ہے اور ہونا چاہئے اور یہ اس کی خصوصیت ہے۔

پھر ایک مومن کی نشانی یہ بتائی کہ اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (النور: 53) مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی ہیں جو مراد پانے والے ہیں۔

اللہ اور رسول کی کامل اطاعت تبھی ہوگی جب ان تمام احکامات کی پیروی ہوگی جو اللہ اور رسول نے دیئے ہیں۔ صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی کافی نہیں۔ مثلاً اہم معاملات میں جو مسائل اور جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں اُن میں بھی اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ میرے امیر کی اور نظام کی اطاعت کرو۔ اس کی پوری پابندی کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النسآء: 66) نہیں، تیرے ربّ کی قسم وہ کبھی ایمان نہیں لا سکتے جب تک وہ تجھے ان امور میں منصف نہ بنالیں جن میں ان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے پھر تُو جو بھی فیصلہ کرے اس کے متعلق وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔

یہ صرف آنحضرت ﷺ کے بارے میں نہیں ہے گو پہلے مخاطب آپؐ ہی ہیں، اس کے بعد آپ کا نظام ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے امیر کی اطاعت اور نظام کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ خلفاء اور نظام جماعت کی اطاعت بھی ہر ایک مومن پر جو بیعت میں شامل ہے، ماننے والا ہے، حقیقی مومن ہے، اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ اور اطاعت اور فیصلوں کی پابندی صرف نہیں کرنی بلکہ خوشی سے ان کو ماننا ہے۔ سزا کے ڈر سے نہیں ماننا بلکہ اطاعت کے جذبے سے اور یہی چیز ہے جو مسلمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہوگی۔

پس ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جھگڑوں کی صورت میں، (جو ذاتی جھگڑے ہوتے ہیں)، اپنے دماغ میں سوچے ہوئے فیصلوں کو اہمیت نہ دیا کریں بلکہ نظام کی طرف سے جو فیصلہ ہو جائے، قضا کی طرف سے ہو جائے جو کئی مرحلوں میں سے گزرنے کے بعد ہوتا ہے اسے اہمیت دیں۔ پھر بعض وقت خلیفۂ وقت کی طرف سے بھی انہی فیصلوں پر صاد ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ زور ہوتا ہے کہ نہیں، فیصلہ غلط ہوا ہے۔ ٹھیک ہے، فیصلہ غلط ہو سکتا ہے لیکن فیصلہ کرنے والے کی نیت پر شبہ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پھر فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر مسلسل اس کے خلاف باتیں کرنا اور پھر یہ کہنا کہ اب مجھے دنیاوی عدالتوں میں بھی جانے کی اجازت دی جائے تو یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ مومن وہی ہیں جو خوشی سے اس فیصلے کو تسلیم کرلیں۔ اگر کسی نے اپنی لفاظی کی وجہ سے یا دلائل کی وجہ سے اپنے حق میں فیصلہ کروالیا ہے یا غلط ریکارڈ کی وجہ سے فیصلہ کروالیا ہے اور دوسرا فریق اپنی کم علمی کی وجہ سے یا ریکارڈ میں کمی کی وجہ سے اپنے حق سے محروم بھی ہو گیا ہے تو پھر اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ غلط فیصلہ کروانے والا آگ کا گولہ لیتا ہے یا اپنے پیٹ میں بھرتا ہے تو پھر وہ اس کا اور خدا کا معاملہ ہو گیا۔ مومنین کی شان یہ ہے کہ فتنے سے بچیں۔ نظام کے خلاف باتیں کرکے، بول کر اپنے حق سے محروم کئے جانے والا شخص اگر اپنے زُعم میں، اپنے خیال میں اپنے آپ کو صحیح بھی سمجھ رہا ہے تو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھی ایمان سے محروم کررہا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے۔ پس مومن کی ایک بہت بڑی خصوصیت اطاعت ہے۔ امن قائم کرنے کے لئے تھوڑا سا نقصان بھی برداشت کرنا ہو تو کر لینا چاہئے اور اطاعت کو ہر چیز پر حاوی کرنا چاہئے اور اس کو ہر چیز پر مقدم سمجھنا چاہئے۔ اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنا اور اس پر توکل کرنا ایسی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ انعامات سے نوازتا ہے اور پھر ایسے ذرائع سے مدد فرماتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ مومنین کی یہ خصوصیت بیان فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ (السجدۃ: 16) یقیناً ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب اُن آیات کے ذریعہ سے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

پس جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی آیات ایک مومن کو خوف میں بڑھاتی ہیں اور اس کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ پس خوف اور ایمان میں بڑھتے ہوئے اور اس دلی خواہش کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے والے بنیں، مومنین تسبیح کرتے ہیں، حمد کرتے ہیں، عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حوالے سے جو بات کی جائے تو پھر اطاعت کرتے ہیں اور اپنے آپ کو ایمان میں بڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان خصوصیات کا حامل بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات وصدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجالاوے اور ہر ایک کارِ خیر کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو اور کسی تصنع ونمائش وریاء کو اس میں داخل نہ ہو۔ یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کردیتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ کام کرتا ہے۔ الغرض ہر ایک فعل اس کا اور ہر حرکت اور سکون اس کا اللہ ہی کا ہوتا ہے۔ اس وقت جو اس سے دشمنی کرتا ہے وہ خدا سے دشمنی کرتا ہے اور پھر فرماتا ہے کہ مَیں کسی بات میں اس قدر تردد نہیں کرتا جس قدر کہ اس کی موت میں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ مومن اور غیر مومن میں ہمیشہ فرق رکھ دیا جاتا ہے۔ غلام کو چاہئے کہ ہر وقت رضائے الٰہی کو ماننے اور ہر ایک رضا کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے میں دریغ نہ کرے۔ کون ہے جو عبودیت سے انکار کرکے خدا کو اپنا محکوم بنانا چاہتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر3 صفحہ 343-344۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک سچا اور مضبوط رشتہ قائم کرتے ہوئے ان تمام خصوصیات کو اپنانے والے بنیں جو ایک سچے مومن کے لئے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہمیں اپنے فضلوں کی چادر میں ہمیشہ لپیٹے رکھے۔

☾☾☾✿✿✿✿

قارئین بدر کی خدمت میں ادارہ بدر کی جانب سے عید کی خوشی کے موقع پر

☾☆☆☾......دلی مبارک باد!......☾☆☆☾

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء

اسلامی عبادات

(.........عنایت اللہ نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان.........)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔(الذّٰریٰت اٰیت ۵۷)

دین اسلام جو کہ فطرت انسانی کے عین مطابق اور کامل ومکمل آخری اور خالق ومالک کا اپنے بندوں کے لئے پسندیدہ دین ہے۔ اُس دین کی عبادات کو بھی اللہ تعالیٰ نے دیگر دینوں کے مقابل پر مکمل اور ممتاز بنایا ہے۔

یہی نہیں بلکہ دین اسلام وہ منفرد دین ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ:- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔(الذّٰریٰت اٰیت ۵۷) کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علّت غائی یہی عبادت ہے۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔(الذّٰریٰت اٰیت ۵۷)

عبادت اصل میں اِس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو۔ اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع واقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اگر دل صاف کرے اور اُس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اُس میں خدا نظر آئے گا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۴-۶۵)

عبادت کے مقصدِ عظیم کو نظر انداز کرنے والوں کے تعلق سے قرآن مجید فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا

یعنی اور جو اُس کی عبادت سے بُرا منائیں اور تکبر کریں وہ (یعنی اللہ) ضرور اُن سب کو اپنے حضور اکٹھا کرے گا۔

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا۔وَّلَا يَجِدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا۔

یعنی وہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اور وہ اللہ کے سوا نہ (کسی کو) اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔

جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں ڈھکونسلہ ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اُس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے عبادت الٰہی ہی ہے۔ اگر عبادت الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم ورواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکونسلہ ہوگا۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۲۸)

لفظ عبادت کے لغت کے لحاظ سے جو معنی بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ'' تابع بن کر اعلیٰ ہستی کے ساتھ ساتھ چلنا۔ اُس سے تعلق کے اظہار میں سرگرمی دکھانا۔ اُس کا نمونہ بن جانا۔ اُس کی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دینے اُس کی مہربانیوں کے گن گانے اور اس کے احسانوں کا شکریہ ادا کرنے کے ہیں۔

عبادت کے اِن معنوں کے لحاظ سے ایک عابد کے اندر عجز ونیاز، خضوع وخشوع، تذلل، انکسار، فروتنی وعاجزی، فدائیت وممنونیت کا پیدا ہونا لازمی نتیجہ ہے۔ (ملخص فقہ احمدیہ صفحہ ۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

عبادت کے معنی ہیں۔ عاجزی، انکساری سے فرمانبرداری کرنا.........

فرمایا:- نماز، روزہ معاشرت، اور دیگر عبادات شرعیہ مطلق اپنی ذات اور ہیئت کے لحاظ سے ہرگز نہیں ہیں بلکہ اِس لئے عبادت کا لفظ اُن پر آتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کی جاتی ہیں۔ اور جب ان میں ایک ذرا سی بات بھی اپنی طرف سے ملا دی جاوے تو پھر یہ عبادت نہیں رہتیں اور اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عبادت کے معنے اصل میں اطاعت کے ہی ہیں اور ہر قابل اطاعت چونکہ تعظیم کا مستحق ہوتا ہے اس لئے اس کے معنے عظمت اور عزت کے بھی ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ ۱۶-۱۷)

پس عبادت کے ان معنوں سے ظاہر ہے کہ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ وہی ذات ہر لحاظ سے کامل ہے۔ تمام خوبیوں کا جامع ہے۔ اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ رحمٰن ہے اور رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے اُس کا ساتھ تمام کامیابیوں کا منبع ہے۔ اور اُس کا تعلق سب تعلقات پر فائق ہے۔ وہی ایک ہستی ہے جس کی اطاعت پر انسانیت مجبور ہے۔ وہ محسن ازلی ہے۔ سزاوارِ حمد وشکر ہے۔ اُس کی مہربانیوں کے انسان گن گاتا ہے اور اسکے احسانوں پر فدا ہے۔ اُس کا حسنِ ازلی عشق انگیز ہے اس کے رنگ میں رنگین ہونا انسانیت کے لئے باعث فخر وزینت ہے۔ اُسی کے حضور انسانیت جھک سکتی ہے۔ کیونکہ اُس کے سامنے جھکنا انسانیت کا معراج ہے۔ اور اس کے سوا کسی اور کے سامنے جھکنا اور اس کے حضور تذلل وانکسار اختیار کرنا نہ صرف یہ کہ انسانیت کے شایانِ شان نہیں بلکہ یہ اُس کی توہین ہے۔ (فقہ احمدیہ صفحہ ۶)

معزز سامعین! دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں اُن میں کسی نہ کسی رنگ میں عبادت ضرور ہے۔ لیکن دین اسلام میں جو عبادات اور اُن کے طریق مقرر ہیں۔ جب اُن کی تفصیلات جو کہ اِس وقت نہایت اختصار سے پیش کی جاسکتی ہیں۔ جب آپ سنیں گے تو دیکھیں گے کہ اسلامی عبادات گویا مجموعہ ہیں اُن تمام عبادات کا جو دیگر مذاہب میں جزوی رنگ میں پائی جاتی ہیں۔

اسلامی عبادات کی کچھ تفصیل بتانے سے قبل دیگر مذاہب کی عبادات کے تعلق سے تھوڑی سی وضاحت ضروری ہے کہ بعض مذاہب کی کتب جو کہ الہامی کتب ہی ہیں لیکن ان میں جو طریق عبادت کے بتائے گئے ہیں وہ آج کے دور میں قابل قبول ہی نہیں رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ خود اُن کتب کے ماننے والے اُن عبادات سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ مثلاً بائیبل صرف اور صرف جانوروں کی قربانی کو ہی عبادت اور خدا تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بتاتی ہے۔ اور لکھا ہے کہ گناہ سرزد ہونے کی صورت میں یا شکرانہ ادا کرنا ہو تو جانور کی قربانی دی جائے اور پھر جانور کو جلا کر اور پھر یہ بھی حکم ہے کہ اس جانور کو جس کی قربانی دی گئی ہے۔ اس جگہ کی دیواروں پر چھڑکا جائے۔

معزز سامعین! ذرا خیال کریں جس جگہ جانور ذبح کئے جارہے ہوں اُنہیں جلایا جارہا ہو اور ان کے خون گوشت پوست وغیرہ کو اُس جگہ کے در ودیوار پر چھڑکا جارہا ہو اُس کا تصور کریں کہ کیا ماحول ہوگا وہاں۔ مذبحہ خانہ کا ہی تصور بنتا ہے۔ کیا عبادت ہوگی ایسی جگہ میں۔ اسی طرح جن مذاہب میں خدا تعالیٰ کی جگہ دوسری مخلوقات یا انسانوں یا بے جان چیزوں کو دی گئی ہے۔ اور اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے اپنے سے کم درجہ کی چیزوں کی اور پھر اُنہیں خود گھڑ کر اور بنا سنوار کر اُن کی عبادت کی جارہی ہے۔ یہ چیز تو خدا تعالیٰ کی شان کے کیا خود انسان جو اشرف المخلوقات ہے کی شان کے بھی خلاف ہے۔

ان کے مقابل پر اسلام کی عبادات کے تعلق سے جو تعلیم ہے وہ اپنے اندر عظیم الشان رنگ رکھتی ہے۔ اسلامی عبادات جو انسانی روح اور جسم دونوں کی ترقی اور قرب الٰہی کے حصول کا مکمل عظیم اور بے مثال ذریعہ ہیں۔ اُن کی کچھ تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

اسلامی عبادات پانچ حصوں میں تقسیم ہیں جنہیں ارکان اسلام کہتے ہیں یعنی اسلام کے ایسے ستون جن پر اسلام کی عمارت اُستوار ہے۔ ان پانچ ارکانِ اسلام میں پہلا رکن تو کلمہ شہادت ہے۔ یعنی یہ اعتراف کرنا اور گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ومحبوب نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وہی اللہ تعالیٰ کا پیغام لائے ہیں۔ اور اسلام کے سارے احکام اُنہوں نے ہی آکر بتائے ہیں۔

دوسرا رکن نماز پڑھنا، تیسرا رکن زکوٰۃ دینا۔ چوتھا رکن رمضان کے روزے رکھنا اور پانچواں رکن خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے مکّہ جانا یعنی حج کرنا ہے۔ احادیث میں ذکر آتا ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ اس کے کپڑے بہت اُجلے اور سفید تھے۔ بال سخت سیاہ۔ سفر کا کوئی نشان اس پر نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے زانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوں کے ساتھ ملایا اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ لئے یعنی مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور پوچھنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے متعلق کچھ بتائیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تو اِس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ اور یہ کہ تو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے۔ اور رمضان کے روزے رکھے اور تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ جب وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بتایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔

معزز سامعین! اب میں ارکان اسلام کے تعلق سے الگ الگ کچھ تفصیلات وقت کی رعایت سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

پہلا رکن یعنی کلمہ شہادت

شہادت - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یہ وہ اسلامی عبادت کا عظیم بنیادی رکن ہے جس کو پڑھ کر ایک انسان یہ گواہی دیتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ومحبوب نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دین اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

نماز:

دوسرا رکن نماز ہے۔ یہ وہ عظیم ترین رکن ہے اسلامی عبادت کا جس کی ہر مومن مسلمان پر جب تک اس کے ہوش وحواس قائم ہیں ادائیگی واجب ضروری اور فرض ہے۔ بقیہ تین ارکان کی فرضیت مشروط کردی گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نماز کے تعلق سے قرآن و احادیث میں نہایت تاکیدی ارشادات ہمیں ملتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ (المومنون آیت ۲، ۳)

یعنی وہ مومن جو خشوع وخضوع، عاجزی، باقاعدگی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں وہی مومن اپنی زندگی کے مقصد کو پانے میں کامیاب ہیں۔

نمازوں میں غفلت برتنے والوں کے بارے فرمایا: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

(سورۃ الماعون)

یعنی ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ۔

وہ دراصل دکھاوے کیلئے نمازیں پڑھتے ہیں۔

نماز کی ادائیگی کے تعلق سے تاکیدی ارشاد

فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ (البقرہ: ۲۳۹)

یعنی اے مومنو! تم اپنی تمام نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔

گویا رحمٰن خدا کے سچے بندے کاموں کی وجہ سے خواہ کتنے ہی ضروری اور اہم کام ہوں نمازیں نہیں چھوڑتے بلکہ نقصان پرواہ کئے بغیر نمازوں کے لئے کام چھوڑ دیتے ہیں۔ اور نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اسلام اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔''

اللہ تعالیٰ نماز کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

(العنکبوت آیت ۴۶)

یعنی اے مخاطب اے مومن مسلمان! نماز کو (اس کی تمام تر شرائط کے ساتھ) ادا کر یقیناً نماز نمازی کو بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کی یاد یقیناً اور سب کاموں سے بڑی ہے۔

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے خطاب کرتے ہوئے نماز کی اہمیت و فضیلت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ۔ دیکھو جس شخص کے دروازے کے پاس سے صاف شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ نہائے جس طرح اُس کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی اُسی طرح اس شخص کا باطن بھی ناصاف نہیں رہ سکتا اور نہ ہی اس میں کدورت یا گناہ کی میل رہ سکتی ہے جو دن میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہے۔ (بخاری مواقیت الصلوٰۃ)۔

حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان ہے۔ فرمایا: میرے نزدیک سب سے اہم فریضہ نماز ہے۔ جس نے نماز کو ضائع کیا اُس نے گویا سب کچھ ضائع کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اُسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اُس کی عظمت اور اُس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلّت اور فروتنی سے اُسی کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔...... خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔...... نماز میں کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سُنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سُنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنیوالے کو جواب دیتا ہے۔ نماز کا یہی حال ہے خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں۔ اُن کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس اُمید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۶)

''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: ۲۹)

اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں ....

فرمایا۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دُعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا اسی سے حاصل ہو جائیں گی نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ (طٰہٰ: ۱۵)

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۳۲-۴۳۳)

نماز میں غفلت کرنے والوں اور نماز نہ پڑھنے والوں کے بارے فرمایا ہے کہ وہ جہنم میں ہوں گے۔ فرمایا مَاسَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ۔

(سورۃ المدثر آیت ۴۳-۴۴)

جہنمیوں سے سوال ہوگا تمہیں کس چیز نے جہنم میں دھکیلا۔ اُن کا جواب ہوگا قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ ہم تارک الصلوٰۃ تھے جس کی وجہ سے ہم آج جہنم میں پڑے ہوئے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یاد رکھیں کہ تمام بری باتوں سے اُس وقت بچا جا سکتا ہے جب دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ایسا خوف ہو جس سے اُس کی محبت بھی ظاہر ہوتی ہو اور یہ باتیں تب ملتی ہیں جب اس کے آگے جھکا جائے۔ اس سے مانگا جائے...... فرماتے ہیں۔ اگر نمازوں میں رو رو کر اپنے رب سے مانگیں گے تو اپنے وعدوں کے مطابق ضرور ہماری دُعائیں سنے گا۔ پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دُعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ رمارچ ۲۰۰۴ء بمقام واگاڈوگو بورکینیا فاسو مغربی افریقہ)

زکوٰۃ:

اسلامی عبادات کا تیسرا اہم رکن زکوٰۃ ہے۔

دین اسلام روپیہ کمانے سے منع نہیں فرماتا ہاں روپیہ کو بند رکھنے اور استعمال میں نہ لانے سے منع فرماتا ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اپنی آئندہ کی ضروریات کے لئے احتیاطاً روپیہ جمع کر کے رکھتا ہے تو اُس جمع شدہ رقم پر سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ کے معنی۔ پاک کرنے، نشو و نما دینے۔ خوشحالی سے ہمکنار کرنے کے ہیں۔ گویا جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی خوشنودی اُس کی رضاء کی خاطر زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اپنے آپ کو مال جمع کرنے کی حرص سے پاک کرتا ہے۔ اپنے مال میں سے دوسروں کا حق ادا کر کے وہ اپنے مال کو پاکیزہ اور طیب بناتا ہے۔ غرباء اور ضرورتمندوں کی ضروریات پوری کر کے جہاں وہ امن و آشتی کے حالات پیدا کرتا ہے وہیں وہ اپنے مال کی حفاظت اُس کی تجارت کے فروغ اور صنعت و حرفت کی ترقی کی راہ ہموار کرتا اور ملک کی خوشحالی اور اضافہ دولت کی ضمانت دیتا ہے۔ اسطرح وہ اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ قرآن مجید کے متعدد مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی بارے تاکیدی احکامات بیان ہوئے ہیں۔ اور ادائیگی نہ کرنے والوں کو جبکہ اُن پر زکوٰۃ واجب ہو وعید بھی سنائی گئی ہے۔

☆- چنانچہ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۰۳ میں فرمایا: اے رسول (مومنوں) کے مالوں میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

☆- سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۶۲ میں فرمایا:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال اس دانہ کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے۔

☆- وہ مسلمان جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کے بارے فرمایا۔ وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے یہ عذاب اس دن ہوگا جب کہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس سونے اور چاندی سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کے مزہ کو چکھو۔

احادیث میں آیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اونٹ اور گائے بیل اور بکری والا ان میں خدا کا حق ادا نہ کرے (مراد زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن یہ اس سے بہت زیادہ تعداد میں آئیں گے جتنے (دنیا میں) تھے اور یہ مالک اُن کے لئے ایک صاف ہموار چٹیل میدان میں بٹھایا جائے گا اور وہ جانور (اپنے) اپنے پاؤں اور کھروں سے اس (مالک) کو روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے کھدلیں گے۔ ان میں سے نہ کوئی بغیر سینگ کے ہوگا نہ سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا جب آخری جانور روند چکے گا تو پھر پہلا جانور روندنا شروع کرے گا (اور اس طرح وہ جانور اُس کو روندتے رہیں گے) تا آنکہ خدا تعالیٰ مخلوقات کا فیصلہ فرمائے گا۔ اور جو خزانہ والا اس کا حق ادا نہیں کرتا (مراد زکوٰۃ نہیں دیتا) تو قیامت کے دن وہ (خزانہ) اژدھا بن کر اس خزانے والے کے پاس آئے گا اور منہ کھول کر اس کا پیچھا کرے گا۔ اور جب وہ اژدھا بن کر اس کے پاس جائے گا تو وہ اس سے بھاگے گا وہ اس سے پکار کر کہے گا کہ تو اپنا خزانہ لے جس کو تو نے چھپا کر رکھا تھا میں اس سے مستغنی ہوں جب وہ (مالک خزانہ) دیکھے گا کہ اس (اژدھا) سے رہائی کا کوئی چارہ ہی نہیں ہے (وہ کسی طرح پیچھا ہی نہیں چھوڑتا) تو اس کے منہ میں ہاتھ چلا دے گا وہ اس کے ہاتھ کو اس طرح چبا ڈالے گا جس طرح سانڈھ اونٹ ہاتھ چبا ڈالتا ہے۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

سامعین کرام! اموال زکوٰۃ کی دو اقسام بیان ہوئی ہیں:

اموال باطنہ اور اموال ظاہرہ

اموال باطنہ میں نقد روپیہ، سونا چاندی، جواہر، لعل، یاقوت، زمرد وغیرہ خواہ زیورات کی شکل میں ہوں یا استعمال کی کوئی اور چیز ہو۔

ان اموال کی نگرانی حکومت کی طرف سے نہیں کی جا سکتی۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرنا ایک سچے مومن مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے۔ یہ زکوٰۃ ایک مومن مسلمان خود اپنی مرضی سے بھی دے سکتا ہے اور دینی انجمنوں اور اشاعت اسلام کے مرکزی اداروں کے ذریعہ بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ زیادہ بہتر اور ہر لحاظ سے بابرکت صورت یہ ہے کہ اس قسم کی ساری زکوٰۃ خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھجوائی جائے تا کہ جماعت کے سارے غرباء مساکین اور مستحقین کو حصہ مل سکے۔ تمام علماء امت نے اس اصول پر کہ زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت کا حق ہے پر اتفاق کیا ہے۔ اموال باطنہ یعنی نقدی، سونا چاندی وغیرہ کے سرمایہ کے نصاب کا معیار چاندی ہے۔ جس کے پاس باون تولہ چھ ماشے چاندی یا اس کے برابر روپیہ یا سونا ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی جو پورے سرمایہ کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی فیصد ہوگی۔

مثلاً اگر باون تولہ چھ ماشہ چاندی کی قیمت چار سو روپیہ ہے تو اڑھائی فیصد کے اعتبار سے ۱۰ روپیہ زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سونے چاندی کے ایسے زیورات جو ذاتی استعمال میں آتے ہیں اور کبھی کبھی مانگنے پر غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیئے جاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(تفصیل مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۶۸)

اموال ظاہرہ میں۔ الف۔ مویشی۔ مثلاً اونٹ، بھینس، بھیڑ بکری وغیرہ بشرطیکہ یہ باہر سرکاری چراگاہوں یا شاملات دیہہ میں چرتے ہوں۔

ب۔ فصلیں:- مثلاً گندم۔ جو۔ مکی۔ چاول۔

باجرہ۔ کھجور انگور وغیرہ۔

ج۔ معدنیات:- جو افراد کی تحویل میں ہوں۔ مثلاً لوہے۔ تانبے، کی کانیں۔ تیل کے کنویں وغیرہ۔

د۔ اموال تجارت:- صنعت و حرفت میں لگا سرمایہ۔ ان اموال کی زکوٰۃ وصول کرنے کا اصل حق حکومت کو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن زمینوں سے حکومت مالیہ وصول کرتی ہے یا جس تجارتی اور صنعتی کاروبار پر انکم ٹیکس لگاتی ہے۔ ان پر مزید زکوٰۃ نہیں۔ سوائے اس کے کہ ٹیکس زکوٰۃ کی مقررہ شرح سے کم ہو۔

اس صورت میں جو فرق ہے۔ اس کے حساب سے اپنے طور پر یا حکومت کے مطالبہ پر بخوشی زکوٰۃ ادا کرنا باعث خیر و برکت ہے۔ تجارت کے سرمایہ، زمینوں کی پیداوار اور جانوروں کے تعلق سے زکوٰۃ کا نصاب اور شرح کی تفصیل الگ الگ ہے۔ جو فقہ کی کتب سے ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

روزہ:

اسلامی عبادات میں چوتھا اور اہم رکن روزہ ہے۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں انسانی نفس کی تہذیب اُس کی اصلاح اور قوت برداشت کی تربیت مدنظر رکھی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزہ غرباء کی بھوک پیاس کا بھی انسان کو احساس دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

(البقرہ آیت ۱۸۴)

یعنی اے مومنو! تم پر روزہ اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کی غرض تقویٰ کا حصول اور تہذیب نفس ہے۔

☆۔ لفظ صوم جو عربی زبان کا لفظ ہے اس کے لغوی معنی رُکنے اور کوئی کام نہ کرنے کے ہیں شرعی اصطلاح میں طلوع فجر (صبح صادق) سے غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے رکے رہنے کا نام صوم یا روزہ ہے۔

فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ۔ (البقرہ: ۱۸۸)

یعنی رات کے وقت کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں سفید دھاری سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ یعنی طلوع فجر ہو جائے۔ تو اس کے بعد رات آنے تک سارا دن روزہ کی تکمیل میں لگے رہو۔

معزز سامعین! خدا تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی کے حصول کے لئے کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے رکنے کا حکم ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کے لئے بطور علامت ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔

(بخاری کتاب الصوم صفحہ ۲۵۵)

ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بیہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اے روزہ دار اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تو اُسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اُس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے۔

رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل اور تندرست اور مقیم مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ مسافر، اور بیمار کو یہ رعایت ہے کہ وہ دوسرے دنوں میں چھوٹے ہوئے روزوں کو پورا کرلیں۔ مستقل بیمار، جنہیں صحت یاب ہونے کی اُمید نہ ہو یا ایسے کمزور ناتواں ضعیف جنہیں بعد میں بھی روزے رکھنے کی طاقت نہ ملے۔ اسی طرح دودھ پلانے والی اور حاملہ عورتیں جو تسلسل کے ساتھ ان عوارض سے دوچار رہتی ہوں۔ ایسے تمام معذور حسب توفیق روزوں کے بدلہ میں فدیہ ادا کریں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھوائے جاتے ہیں جبکہ چھوٹے بچوں پر روزہ فرض نہیں ہے۔ لگاتار روزے رکھنے سے ان کے جسمانی اعضاء پر بُرا اثر پڑتا ہے عادت ڈالنے کے لئے ایک دو روزے رکھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

روزہ کی اقسام، روزہ رکھنے کا طریق، نیت، سحر و افطار، روزہ کے نواقص اور قصاص وغیرہ بارے تفصیلات کتب فقہ سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

حج:

اسلامی عبادات کا پانچواں اور آخری رکن حج ہے۔ اس کی فرضیت کے تعلق سے ارشاد ہے کہ:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں بشرطیکہ وہ استطاعت رکھتے ہوں۔ لفظ حج کے معنوں میں لغت کی رو سے کسی جگہ یا فرد کے پاس بار بار آنا جانا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔

حج ہر ایسے عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے جو اتنا مال رکھتا ہو کہ گھر کے خرچ اخراجات کے علاوہ مناسب زادِ راہ پاس رکھتا ہو۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى۔

(البقرہ ۱۹۸)

یعنی حج کرنے والے کے پاس سفر کے مصارف کے لئے وافر رقم موجود ہو اور خود تندرست اور سفر کے قابل ہو راستہ پُر امن ہو مکہ جانے میں کوئی روک نہ ہو۔ جب کوئی مومن مسلمان شرائط حج پوری کرنے کی صورت میں حج کے ارادہ سے نکلنے لگے تو اُسے چاہئے کہ وہ تمام رشتہ داروں اور دوستوں سے راضی خوشی رخصت ہو۔ معزز سامعین! حج ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی اور اُس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا گیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دور کردیتے ہیں۔ سر منڈواتے ہیں۔ اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کے آستانے کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کردیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔ اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔ اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں۔ مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اُس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳)

معزز سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے یہ بھی صاف ہو گیا کہ احمدیوں پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ احمدی حج مکّہ میں نہیں قادیان میں کرتے ہیں غلط ہے۔ احمدی اللہ کے فضل سے مکّہ شریف جا کر حج کرتے ہیں۔

حج کے لئے خاص مہینے مقرر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

(البقرہ ۱۹۸)

یعنی حج کے مہینے (سب کے) جانے بوجھے ہوئے ہیں۔ پس جو شخص ان میں حج کا ارادہ کرلے (اُسے یاد رہے کہ) حج کے ایام میں نہ تو کوئی شہوت کی بات نہ کوئی نافرمانی اور نہ کسی قسم کا جھگڑا کرنا جائز ہوگا۔

معزز سامعین! یہ تین مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔ ان کو اشہر الحج کہتے ہیں۔ ان میں حج کی تیاری، اخلاق کی درستگی اور حج کے دوسرے احکام مثلاً احرام وغیرہ عملی ارکان کا آغاز ہوتا ہے۔ حج کے آخری مناسک ذوالحجہ کی ۱۳ تاریخ تک ادا کرنے ہوتے ہیں۔ البتہ طواف افاضہ جسے طواف زیارت بھی کہتے ہیں دس ذوالحجہ سے لے کر آخر ذوالحجہ تک ادا کیا جاسکتا ہے۔

حج کے تین بنیادی رکن ہیں۔

۱۔ احرام یعنی نیت باندھنا۔

۲۔ وقوف عرفہ۔ یعنی نو ذوالحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔

۳۔ طواف زیارت یا طواف افاضہ۔ یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد دس ذوالحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جاتا ہے۔

۹ ذوالحجہ کو اگر کوئی شخص عرفات کے میدان میں خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی نہ پہنچ سکے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ اُسے پھر اگلے سال نئے احرام کے ساتھ دوبارہ حج کرنا ہوگا۔

حج کی تین اقسام ہیں۔ حج مفرد، حج تمتع اور حج قران مزید تفصیلات کے لئے فقہ کی کتب سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

معزز سامعین! اب آخر میں ہمیں عبادت کس طرح کرنی ہے اس کے تعلق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات میں سے دو اقتباس پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شروع خلافت سے ہی دُعا اور عبادت پر بہت زور دے رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"فرمایا کہ جو میرے بندے بنا چاہیں گے، میرا قرب پانا چاہیں گے وہ بہرحال اپنے ذہن میں یہ مقصد رکھیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق عبادت کرنی ہے اور اب ایک مسلمان کے لئے وہی عبادت کے طریق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔ اُسی شریعت پر ہمیں چلنا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کے آئے ہیں۔ جس طرح انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھتے ہوئے عبادت کے طریق سکھائے ہیں اُسی طرح عبادت بھی کرنی ہے۔ اور جو اوقات بتائے ہیں ان اوقات میں عبادت کرنی ہے۔ اگر نہیں تو پھر مسلمان کہلانے کا بھی حق نہیں ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے بندے کہلانے کا بھی حق نہیں ہے۔ .... انسان کی فطرت جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکے لیکن اگر اُس کی عبادت نہیں کرتے اُس کے آگے نہیں جھکتے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی پابند نہیں کہ مشکلات میں یا تکلیف میں ضرور ان کی مدد کو آئے اور اُن پر اپنا فضل فرمائے۔ جو اس کی عبادت نہیں کرتے۔ پس اگر اس کا فضل حاصل کرنا ہے تو اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی .... یہ اللہ ہے جو اس طرح بے قراروں کی دُعائیں سنتا ہے اور تکلیفیں دور کرتا ہے اور ہم یہ نظارے ماضی میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ انہی دُعائیں کرنے والوں نے دنیا پر حکومت کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین کا وارث بنایا۔ اس لئے ہمارے لئے بھی یہی حکم ہے کہ اگر عبادتیں کرتے رہو گے تو اللہ کے انعاموں سے بھی حصہ پاتے رہو گے۔

دیکھ لیں جب عبادتوں کے معیار کم ہونے شروع ہو گئے تو آہستہ آہستہ مسلمانوں کا رعب بھی ختم ہوتا گیا۔ آج ہر طاقتور قوم ان سے جو سلوک کرنا چاہے کرتی ہے۔ تو یاد رکھو یہ انعام الٰہی عبادتوں کی وجہ سے تھے جو ہمارے آباء و اجداد نے کئیں یا کرتے

رہے۔ جو صحابہؓ نے کیں، ان کی وجہ سے فتوحات حاصل کیں۔ اور یہ انعام اب بھی مل سکتے ہیں اور ملتے رہیں گے اگر عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہی۔

یادرکھو یہی مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی بھی شان اور پہچان ہونی چاہئے۔ اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنیوالا ہو اور یہی عبادتیں ہیں جو اسے عاجزی میں بھی بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جو پھر اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقعہ بھی مہیا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے گا اور انعام بھی ملیں گے۔ پس عقل کرو۔ یہ بھی یادرکھو کہ یہ انعام عاجز ہوکر عبادت کرنے والے کو ہی ملتے ہیں اور پھر یہ کہ عبادتیں کرنے والے عبادتوں میں تھکتے بھی نہیں ...... بلکہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچانتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے رہتے ہیں۔

جیسے کہ فرماتا ہے: وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ۔ (الانبیاء:۲۰)

یعنیا ور اُسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور جو اس کے حضور رہتے ہیں اس کی عبادت کرنے میں استکبار سے کام نہیں لیتے اور نہ کبھی تھکتے ہیں۔

تو جب آسمانوں اور زمین میں ہر چیز اُس کی ہے تو پھر اس سے زیادہ کون اہم ہے جسکی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ دسمبر ۲۰۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور اُن کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہوکر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے۔ کیا اس امید پر کہ وہ اُسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کررہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دے دے کہ تو اگر بچہ کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں اور خدا تو وہ رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے۔

دوستاں را کجا کُنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو دوستوں کو کب ضائع کرسکتا ہے۔

غرض اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہئے۔ اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت وسکون، اس کے درودیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں۔ اسی غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۰۷-۱۰۸)

☆☆☆☆

زکوٰۃ سے متعلق بنیادی مسائل

زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

'' چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (یعنی مرکز قادیان۔ ناقل) اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اِس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۷ بحوالہ مالی نظام)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

'' میں سمجھتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے ہر فرد کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع ہونے سے بڑے بڑے کام مسلمانوں کے چلتے رہے ہیں اور چل سکتے ہیں۔ ہمارے سلسلہ کے لئے اُسوۂ حسنہ وہی صحابہ کا نمونہ ہے جو زکوٰۃ کے مال کو علیحدہ علیحدہ خرچ کرنا جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ زکوٰۃ کا کل روپیہ بیت المال میں جمع ہوتا تھا۔ اور عظیم الشان مفید کام اُس سے نکلتے تھے۔ گو اس وقت کتنی ہی چندوں کی آمد ہمارے سلسلہ میں ہو مگر اِن اُصول کی طرف جن پر اسلام کی بناء ہے توجہ نہ کرنا کم از کم اس سلسلہ کے جو مسیح موعود کا سلسلہ ہے شایان شان نہیں ہے۔'' (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۱۱ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق بعض بنیادی معلومات

۱- زکوٰۃ قرآنی حکم ہے جہاں بھی ادا کرنے کی شرائط پوری ہوں گی ضرور ادا ہوگی۔

۲- زکوٰۃ کی تمام رقم مرکز میں جمع ہوگی۔ خود تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۳- زکوٰۃ کا نصاب $52\frac{1}{2}$ تولہ چاندی یا اس کے مساوی رقم۔

۴- زکوٰۃ کی شرح چالیسواں حصہ نقد اور زیور کا ہے۔

۵- جس تاریخ سے اموال زکوٰۃ قابل نصاب ہوں اس سے ایک سال بعد ادائیگی زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

۶- قرض دی جانے والی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ جب رقم واپس ملے تو اس کے ایک سال بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ بینکوں میں رکھی گئی رقم قرض کی بجائے رقم محفوظ رکھنے کے زُمرے میں شمار ہوتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے نظارت بیت المال آمد سے لکھ کر دریافت کرلیں۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں اپنے اموال زیادہ سے زیادہ فی سبیل اللہ خرچ کریں۔ تا کہ زیادہ سے زیادہ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتوں کے وارث بن سکیں۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری اعلان بسلسلہ انعامی مقالہ جات خلافت جوبلی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ہندوستان کے خدام، انصار، لجنہ، ناصرات واطفال اور مبلغین اور معلمین کے لئے الگ الگ عناوین مقرر کرکے انعامی مقالہ جات لکھنے کی تحریک کی جاچکی ہے اور مذکورہ جملہ طبقات کی سہولت کے لئے مقالہ جات مرکز تک پہنچانے کی میعاد میں توسیع کرتے ہوئے ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۷ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ لیکن اب تک بہت کم تعداد میں مقالے موصول ہوئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یو۔کے موقعہ پر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں نمائندگان کے ساتھ ایک ملاقات میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جماعت سے کم از کم دو افراد خلافت کی اہمیت و برکات کے مضمون پر اچھی طرح معلومات رکھنے والے تیار ہو جائیں۔ لہٰذا بڑی جماعتوں میں تو ہر طبقے میں سے کم از کم دو دو افراد کو ضروری اِس مقابلہ میں شامل کرنا چاہئے۔ اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو بالخصوص اپنی تنظیم کے ممبران کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

مبلغین اور معلمین کرام کی بھی اس طرف بہت کم توجہ ہے۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک کو اِس اہم مضمون پر کافی عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں جملہ عہدیداران خصوصی توجہ کریں اور معین اطلاع دیں کہ اس کی کوششوں کے کیا نتائج نکل رہے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ، صدر جوبلی کمیٹی بھارت)

رمضان المبارک کے بابرکت ایّام میں

چندہ تحریک جدید کی صد فیصد ادائیگی

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہر سال چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی فہرست ماہ رمضان کے ام پر بغرض تحریک دُعائے خاص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت ختنا میں پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام احباب ومستورات جماعت احمدیہ بھارت سے گذارش ہے کہ وہ از خود اپنی جماعت کے سیکرٹری تحریک جدید سے جلد از جلد رابطہ قائم کرکے اپنے وعدہ جات سال رواں کی صد فی صد ادائیگی کریں۔ اسی کے ساتھ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت مہینہ میں بطور خاص مستعد اور نعال ہوں اور اپنی جماعت کے سوفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرست جلد تیار کرکے مورخہ ۲۰ رمضان المبارک تک دفتر تحریک جدید کو بھجوادیں۔ تا دفتر ہٰذا کی طرف سے تمام جماعتوں کی فہرستیں یکجائی طور سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں بروقت بھجوائی جاسکیں۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید بھارت قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جنم اشٹمی کے موقع پر مندروں میں فحش ڈانس

مندروں میں فحش ڈانس اب عام بات ہوتی جارہی ہے۔کانپور کے حاجماؤ علاقے کے ایک مندر میں شری کرشن جنم اشٹمی کی رات بارگرلز کے فحش ڈانس پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ تھرکتے نظر آئے۔جنم اشٹمی کے موقع پر عبادت کے نام پر اس انوکھی راس لیلا میں فحاشی کی ساری حدود پار کردی گئیں اس رنگارنگ پروگرام میں لاء اینڈ آرڈر بگڑنے نہ پائے اس لئے پولیس ملازم بھی تعینات تھے اور رات بھر چلے اس پروگرام میں نہ صرف وہ خاموش تماشائی بنے رہے بلکہ بارگرلز کے ساتھ ٹھمکے لگاتے بھی دیکھے گئے۔ رات گیارہ بجے سے صبح چار بجے تک چلنے والے اس رنگین پروگرام میں ہزاروں کی تعداد میں بچے بوڑھے مرد اور عورت شامل تھے اور فلمی دھنوں پر بارگرلز کے فحش ڈانس کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے۔کسی نے عبادت خانے میں ہورہی اس فحاشی کی مخالفت کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی۔نیم عریاں حالت میں بارگرلز کے ڈانس کے رنگ میں ہر کوئی رنگا نظر آیا۔بتایا جاتا ہے کہ اس مندر میں گزشتہ 20 سالوں سے اسی طرح کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں اس کے لئے مندر کمیٹی باقاعدہ چندہ اکٹھا کرتی ہے۔

ابھی کچھ مہینے قبل آندھرا کے پرکاشم ضلع کے ایک مندر میں اس طرح کا واقعہ روشنی میں آیا تھا جہاں فحش ناچ منعقد کیا گیا تھا اور ایڈمنسٹریشن اور پولیس اس موقع پر خاموش تماشائی بنے رہے۔

بریلی مدرسہ کے فتویٰ نے سینکڑوں مسلمانوں کو الجھن میں ڈال دیا۔ دوسرے امام کے پیچھے نماز جنازہ ادا کرنے پر نکاح کے فسخ ہوجانے کا فتویٰ دیا گیا

بریلی کے مذہبی مدرسہ کی طرف سے ہزاروں شادیوں کو ناجائز قرار دینے سے یہاں کئی خاندان اور شادی شدہ جوڑے پریشانی میں پھنس گئے ہیں۔موضع پانچ پیرن میں کوئی 60 فیصد مسلمانوں نے کفارہ کے طور پر مسجدوں میں دوبارہ نکاح پڑھوایا۔انہوں نے 20 دن پہلے جنید کے دفنانے کی رسم کے دوران دوسرے فرقہ سے تعلق رکھنے والے امام کی طرف سے ادا کی گئی نماز جنازہ میں شمولیت کی تھی۔متوفّی کے بیٹے نے گاؤں کے امام مولانا آس محمد کی بجائے عبد الحکیم قادری کو یہ رسم ادا کرنے کیلئے کہا تھا۔مولانا محمود نے جو کہ گاؤں میں مدرسہ چلاتا ہے نماز جنازہ غیر امام کی طرف سے ادا کئے جانے پر اعتراض کیا تھا اس نے بعدازاں بریلی کے مذہبی مدرسہ سے رجوع کیا اور یہ فتویٰ حاصل کیا کہ ان سب مسلمانوں کا نکاح ٹوٹ گیا ہے جنہوں نے غیر امام کی طرف سے ادا کی گئی نماز جنازہ میں شمولیت کی تھی۔سلطانپور کے قادری مولانا لطیف نے بھی فتویٰ کی حمایت کی تھی اور کہا تھا کہ متاثرہ خاندانوں کے لئے کفارہ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ دوبارہ شادیاں کرائیں۔

امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے اس فتویٰ کو سراسر بے بنیاد بتاتے ہوئے کہا کہ اللہ کے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیوبندی تھے نہ بریلوی انہوں نے کہا کہ اسلام میں کوئی بھی شخص کسی بھی امام کے پیچھے نماز ادا کرسکتا ہے کیونکہ ہم لوگ پہلے مسلمان ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں بعد میں ہی اپنے آپ کو دیوبندی یا بریلوی کہہ سکتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند نے فوٹوگرافی کے خلاف فتویٰ جاری کیا

دارالعلوم دیوبند نے فوٹوگرافی کے خلاف فتویٰ جاری کر کے فوٹوگرافی پر پابندی عائد کی ہے اور اسے شرعی قوانین کے منافی قرار دیا ہے۔لیکن مزے کی بات تو یہ ہے کہ دارالعلوم نے خود ہی اپنے طلباء اور کارکنوں کو فوٹو شناختی کارڈ جاری کررکھے ہیں۔دار العلوم کے ذرائع کے مطابق چار اماموں نے جن میں شعبہ دارالافتاء کے انچارج مفتی حبیب الرحمٰن، مفتی زین الاسلام، مفتی محمود اور مفتی ظفر الدین شامل ہیں یہ قرار دیا ہے کہ فوٹوگرافی جس میں کسی کا فوٹو کھینچنا اور فوٹو کھنچوانے کیلئے پوز دینا شرعی قانون کے تحت ناجائز ہے۔انہوں نے کہا کہ فوٹوگرافی کو صرف اس وجہ سے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا کہ یہ عام طور پر استعمال ہوتی ہے۔یہ فتویٰ ایک مفتی اور آسام کی سماجی تنظیم "دشوا مہلا شانتی مشن" کے انچارج کے سوال کرنے پر دیا گیا ہے یہ متنازعہ فتویٰ اس وقت آیا جبکہ ملک میں لاکھوں مسلمان حج کی زیارت کیلئے روانہ ہورہے ہیں اور جنہوں نے فوٹو کے ساتھ پاسپورٹ بنائے ہیں۔

آسام میں سیلاب کی حالت تشویشناک ایک کروڑ بیس لاکھ افراد متاثر

آسام میں سیلاب کی صورتحال تشویشناک بنی ہوئی ہے ریاست میں سیلاب کے تیسرے روز میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دس تک پہنچ گئی تھی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق گزشتہ دنوں گولک گنج میں ندیوں کے تیز بہاؤ میں دو افراد بہہ گئے۔دو افراد کامپور میں، جبکہ ایک شخص بہالی میں پانی کے تیز بہاؤ میں بہہ گیا۔ذرائع کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد زیادہ ہوسکتی ہے۔راحت رسانی کے کاموں میں ایور آئی لینڈ مجولی سمیت تمام متاثرہ علاقوں میں فوج کو لگادیا گیا ہے۔سیلاب کی وجہ سے قومی شاہراہ نمبر 37 اور 31 جو آسام اور شمال مشرق کیلئے شہ رگ کا کام دیتی ہے چند دنوں سے بند ہے۔ان شاہراہوں پر 14 ہزار سے زیادہ ٹرک پھنسے ہوئے ہیں جبکہ زیادہ تر موٹر گاڑیوں کو گولا گھاٹ سے دہرہ دون کے راستے موڑ دیا گیا ہے۔

20 اضلاع پوری طرح پانی میں ڈوب گئے ہیں جس سے ان اضلاع میں 50 لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔پوری ریاست میں ایک کروڑ بیس لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔خبر کے مطابق مسلسل ہورہی بارش کی وجہ سے نیماتی گھاٹ کے قریب پانی کی سطح بڑھ رہی ہے۔سونار پور میں بڑے پیمانے پر مٹی کے تودے کھسکنے کی بھی خبر ہے جس کی وجہ سے سلچر روڈ پر سواریوں کی آمد ورفت کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔کوبلی، جیا بھورلی اور دھنی سیری اضلاع میں سیلاب کا خطرہ پیدا ہونے کے علاوہ سیوساگر ضلع میں ڈیسانگ ندی کے ذریعہ بہت تباہی مچی ہے۔

خبر کے مطابق کازی رنگا پناہ گاہ کا 80 فیصد سے زیادہ علاقہ پانی میں ڈوب گیا اور 1666 گینڈے سمیت زیادہ تر جنگلی جانوروں نے کربی ہلز میں پناہ لے رکھی ہے۔

موبائل فون پر دس منٹ تک گفتگو انسانی دماغ کے خلیوں میں خطرناک اثرات مرتب کرتی ہے

موبائل فون پر مسلسل دس منٹ تک گفتگو انسانی دماغ کے خلیوں میں ایسی کیمیائی تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے جو کینسر کے خطرے میں اضافہ کرسکتی ہیں۔یہ بات اسرائیل کے ویزمان انسٹی ٹیوٹ آف سائنس کے ماہرین نے اپنی ایک تحقیقی رپورٹ میں کہی ہے۔رپورٹ کے مطابق 10 منٹ تک گفتگو کرنے کے نتیجہ میں موبائل فون سیٹس سے اس قدر تابکاری خارج ہوتی ہے جو دماغ میں خلیوں کی تقسیم کے عمل پر اثر انداز ہوکر رسولیوں کے پیدا ہونے کا باعث بن سکتی ہے۔

قبل ازیں کی جانے والی دیگر تحقیقی رپورٹوں میں کہا گیا تھا کہ موبائل فون سیٹس سے نکلنے والی تابکار شعاعیں اتنی کم مقدار میں ہوتی ہیں کہ وہ انسانی دماغ کے خلیوں کو متاثر نہیں کرسکتیں تاہم اسرائیلی سائنسدانوں کی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ وہ تابکاری جس میں حرارت نہ پیدا ہو وہ بھی انسانی ذہن کے خلیوں کیلئے خطرناک ہوسکتی ہیں۔اسرائیلی ماہرین کے مطابق انہوں نے موبائل فون سیٹس سے نکلنے والی تابکاری سے کہیں کم درجے کی تابکاری یعنی ۸۷۵ میگا ہرٹس کے انسانی اور چوہے کے دماغ کے خلیوں پر اثرات کا معائنہ کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ صرف دس منٹ تک اس تابکاری کے زیر اثر رہ کر ان خلیوں میں کیمیائی تعامل پیدا ہوگیا جس کا تعلق ان خلیوں کی تقسیم سے تھا۔اسرائیلی ماہرین کے مطابق موبائل فون سیٹس انسانی دماغ کے خلیوں کو دیگر طریقوں سے بھی نقصان پہنچاتے ہیں۔اسرائیلی سائنسدانوں کی یہ تحقیقی رپورٹ نیو سائنٹسٹ اور بائیو کیمیکل نامی جرائد میں شائع ہوئی ہے۔

بارڈر پر ہری وردی والے ہتھیاروں کی فروخت میں ملوث

ایک سنسنی خیز انکشاف میں بتایا گیا ہے کہ راجستھان کے دو بارڈر اضلاع میں بھارتیہ آرمی کے بڑے بڑے افسر ہتھیاروں کے دلالوں کی وساطت سے کھلی مارکیٹ میں بڑے دھڑلے سے سرکاری ہتھیاروں کو فروخت کرتے رہے ہیں۔ایک پریس کانفرنس میں راجستھان کے ضلع شری گنگانگر کے ڈپٹی کمشنر نے اس بارے میں تفصیل سے بتایا کہ راجستھان گورنمنٹ کے افسروں اور پولیس نے اس بارے میں تفتیش کی ہے اور پایا ہے کہ لگ بھگ اڑتالیس آرمی ہتھیار جن میں غیر ملکی ساخت کے پستول، کاربائن اور لمبی آٹومیٹک رائفلیں شامل تھیں، دلالوں کی وساطت سے بیکانیر اور شری گنگانگر میں فروخت کردیئے گئے۔یہ تجارت گزشتہ چار سال سے ناجائز طور پر چل رہی تھی۔اس انکوائری کمیٹی نے نَو آرمی افسروں کی شناخت کرلی ہے جن میں دو میجر جنرل، ایک بریگیڈیئر بھی اس ناجائز تجارت میں ملوث پایا گیا۔ان کے نام منسٹری آف ڈیفنس اور آرمی ہائی کمانڈ کو بھیج دیئے گئے ہیں۔

(روزنامہ "ہند سماچار" جالندھر ۶ ستمبر ۲۰۰۷ء)

CRIMINOLOGY

جرائم کی وجوہات کا سائنسی بنیادوں پر مطالعہ

(احمد مستنصر قمر-پاکستان)

جرائم پیشہ افراد اور جرائم کی وجوہات کے سائنٹفک بنیاد پر مطالعے کو کریمنالوجی Criminology کہتے ہیں۔ اور اس میدان میں تحقیقی کام کرنیوالوں کو Criminologists کہا جاتا ہے۔ ان کی تحقیق کا بنیادی مقصد جرائم کے مطالعے کے بعد ان کی وجوہات سے متعلق مفروضہ قائم کرنا اور پھر حقائق کو نظر میں رکھتے ہوئے ان پر مزید تحقیق کرنا ہے۔ اس قابلِ قدر تحقیق کی روشنی میں جرم کو روکنے اور مجرم کی اصلاح کے سلسلے میں کافی مدد ملتی ہے۔

Criminology کی سائنس نے تین مرحلوں میں ترقی کی منازل طے کی ہیں۔ علمی ترقی کا یہ دور سترھویں صدی میں شروع ہوا۔ اس سے قبل کسی بھی جرم کو ایک گناہ سمجھ لیا جاتا اور مذہبی رجحانات کے مطابق مجرم کو اس کی سزا بھی دے دی جاتی۔ Criminology نے جرم اور گناہ میں تمیز کو اپنی تحقیق کا مرکز بنایا اور یہ بات متعین کرنے کی کوشش کی کہ بعض جرائم محض مذہبی بے راہ روی نہیں بلکہ بعض اور محرکات کا نتیجہ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس بناء پر اس علم کو خالصۃً علمی اور سائنسی بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کا آغاز ہوا۔ تحقیق کے اس مرحلے کو Classical Criminology کا نام دیا جاتا ہے۔ ترقی کا یہ سفر جاری رہا۔ اور انیسویں صدی میں جدید سائنسی رجحانات سے استفادے کی بناء پر اس علم کو Modern Criminology کہا جانے لگا۔

اس دور میں سائیکالوجی اور سوشیالوجی کی طرح کریمنالوجی نے بھی اپنے آپ کو ایک اہم سائنسی مضمون کے طور پر منوایا اور اپنے مفروضات اور تحقیقات کا دائرہ کار جدید سائنسی خطوط پر استوار کیا۔ اور محض خیالات اور فرضی زائچوں کو اہمیت نہ دینے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد تیسرے مرحلے کا آغاز ہوا جس میں Criminology نے دیگر سائنسی علوم کی طرح اپنی الگ شناخت قائم کی۔ ایسا بیسویں صدی کے نصف آخر سے ہوا۔ امریکہ اور یورپ کے اکثر ممالک میں جرم اور اس کے اسباب کے ماہرین نے کئی ایسوسی ایشنز قائم کیں اور تحقیقی مجلّے شائع کئے اور کئی یونیورسٹیوں میں Criminology کا مضمون گریجویشن کے لیول تک پڑھایا جانے لگا۔ انیسویں صدی کے آغاز سے ماہرین نے تیزی سے ترقی کرتا ہوا بائیالوجی کا علم اور انسانی رویوں سے متعلق بڑھتے ہوئے سائنسی علوم کو جرائم اور مجرم کی اصلیت اور اس عمل کے اصل اسباب اور وجوہات کے تعین کے لئے استعمال میں لانا شروع کیا۔ اور اس سلسلے میں جرم کی نوعیت اور مجرم کے عادات و اطوار کو سامنے رکھتے ہوئے دونوں کے باہمی تطابق کو سائنسی تحقیقات کے نتائج پر پرکھتے ہوئے بعض نتائج اخذ کرنے شروع کئے اور ان میں سے کسی کیس کو حل کرنے کے لئے باقاعدہ مدد لی جانے لگی۔ کلاسیکل کریمالوجی والوں نے جرم کا سبب کردار کی خامی کو گردانا اور اس کے قلع قمع کے لئے فوری سزا کو ضروری سمجھا جبکہ ماڈرن کریمانالوجی والوں نے جرم کا اصل سبب اور پھر اس کی گہری تحقیق پر نتائج اخذ کرتے ہوئے سزا کے تعین پر زور دیا۔ جدید Criminology کی بنیاد کا سہرا اٹلی سے تعلق رکھنے والے تین قابل آدمیوں کے سر باندھا جاتا ہے۔ جنہوں نے جرم کے اسباب اور مجرم کی نفسیات کے سائنٹفک بنیادوں پر مطالعے پر زور دیا۔

موجودہ زمانے میں کریمانالوجسٹ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر جرم بعض پیچیدہ عوامل کی بناء پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فی زمانہ یہ مضمون اس قدر وسعت اختیار کر چکا ہے کہ اس کا احاطہ کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ تاہم موجودہ دور کی تحقیقات تین بڑے نتائج اخذ کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ محض مفروضے پر مبنی نتائج نہیں بلکہ ان کی بنیاد گہری سائنسی تحقیقات پر رکھی گئی ہے۔

۱- جرائم کا سبب بعض موروثی عوامل بھی ہوسکتے ہیں۔

۲- نفسیاتی بھی ہوسکتے ہیں۔

۳- ماحول بھی اس میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

جہاں تک جرائم کی طرف مائل ہونے کے رجحان کے موروثی ہونے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بعض ایسے بچوں پر تحقیق کی گئی ہے جو مجرمانہ ذہنیت اور تاریخ کے حامل والدین کے ہاں پلے بڑھے تھے لیکن ان کے اصل بچے نہیں تھے بلکہ ان کے لئے پالک تھے۔ یہ بات کئی ایک معاملات میں سامنے آئی کہ ایسے والدین کے اپنے بچوں میں جرائم سرزد ہونے کے زیادہ واقعات سامنے آئے بہ نسبت لے پالک بچوں کے، اگرچہ دونوں ایک ہی جگہ ایک ہی ماحول میں پلے بڑھے تھے۔ ایسے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ بعض بری عادتیں والدین سے بچوں میں Genetic Makeup کے ساتھ چلی آتی ہیں۔ جن کا قلع قمع والدین اپنی تربیت کر کے اور بچوں کے رویئے پر مستقل نظر رکھ کے کر سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر اس Genetic رجحان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایسے گناہ کا علاج یہ ہے کہ انسان دعا کرے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۲۵ء کے موقع پر قادیان میں منہاج الطالبین کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا۔

”پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے۔ پس چاہئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔ لیکن اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو اسلام کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد ہی ایک حد تک محفوظ رہے۔ اسلام ورثے میں ملنے والے گناہ کا یہ علاج بتاتا ہے کہ جب مرد وعورت ہم صحبت ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔ اے خدا ہمیں شیطان سے بچا۔ اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔ (بخاری کتاب التوحید)۔۔۔ دوسرے سب گناہوں کا اس دعا سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لئے ہے۔“ (انوار العلوم جلد ۹ صفحہ ۱۹۹)

چنانچہ اس بات کی سند کہ شیطان انسان کی پیدائش کے اوّلین مرحلے پر بھی اس کی خلقت پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرتا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں ملتی ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطاب میں بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اسی خطاب میں آگے چل کر اولاد کی تربیت اور اس کو گناہ اور غلط حرکات سے بچانے کے لئے بعض نہایت اہم طریق بھی بیان فرمائے ہیں۔ اور تفصیل سے ایسے امور پر روشنی ڈالی ہے جو بچوں کی تربیت کے سلسلے میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

تحقیقات سے یہ بات بھی پایہ ثبوت تک پہنچی ہے کہ انسانی دماغ کی ساخت میں نقص بھی بعض دفعہ جرم کے رجحان کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ دماغ کی ساخت کے صحیح نہ ہونے کی بناء پر انسانی دماغ میں جو غلط اور صحیح کے درمیان فیصلہ کرنے کی قوت ہے وہ متاثر ہوتی ہے۔ دوسری بات جو اس سلسلے میں سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جرم کا عنصر اس وقت مزید پنپتا ہے جب انسانی دماغ باقی جسم کو اپنے اوپر کنٹرول کرنے کی ہدایت صحیح طرح نہیں پہنچا سکتا۔ اور ایسا پیغام رسانی کی ان لہروں میں نقص آجانے کی وجہ سے ہوتا ہے جو انسانی جسم میں بجلی کی طرح دماغ سے باقی جسم کو بھجوائی جاتی ہے انسانی جسم میں دماغ سے باقی جسم کے لئے پیغام رسانی کے عمل میں ایک بجلی کی لہرون کی طرح کا نظام استعمال ہوتا ہے جنہیں سائنسدان Electrical Impulses کا نام دیتے ہیں۔ انہی Electrical Impulses میں خرابی کی بناء پر انسانی جسم صحیح طور پر ردعمل کے قابل نہیں رہتا اور یوں غلط قدم اٹھالیتا ہے۔ جسے ہم جرم کہتے ہیں۔

تاہم اس وقت Latest research جرم اور اس کے رجحان کے ذمہ دار ماحول اور اقتصادی حالات کو ٹھہراتی ہے۔ اس نظریہ کا بانی ایک ماہر فرانسیسی Criminologist قرار دیا جاتا ہے جس کا نام Gabriel Tarde بتایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس نے موروثی اور جسمانی ساخت کے اس سلسلہ میں اثر انداز ہونے کا انکار نہیں کیا۔ اس کے نظریے کا بنیادی عنصر انسان کو میسر آنے والا خاص طور پر شروع عمر کا ماحول تھا جو اس کے نزدیک جرم کے رجحان کے نشوونما پانے کا بنیادی وقت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ کوئی مجرم دوسرے مجرموں کو دیکھ کر بھی جرم پر دلیری اختیار کرتا ہے۔ ایک اور ماہر فرانسیسی criminologist جس کا نام Emile Durkheim تھا، کے نزدیک ماحول میں پایا جانے والا عدم استحکام جرم کا بنیادی سبب ہے۔ اس کے نزدیک کسی فرد کا اپنے آپ کو ایک کمیونٹی کے ساتھ ہم آہنگ محسوس نہ کرنا اور اس کے نتیجے میں سوسائٹی میں اس پر آنے والی ذمہ داریوں کا ادراک نہ رکھنا اور ان کا احترام نہ کرنا ہے۔ اس کے نزدیک فرد کو سوسائٹی میں قابل احترام وجود کے طور پر دیکھے جانا اور اس کی عزتِ نفس کی حفاظت ایک محفوظ معاشرے کی ضمانت بن سکتا ہے۔

۷۰ کی دہائی میں امریکن کریمنالوجسٹس Marcus Felson اور Lawrence Cohen جو بعد میں Opportunity theorists بھی کہلائے، نے جرائم کے اسباب کے حوالے سے ایک نیا نظریہ پیش کیا جسے کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ ان کا کہنا تھا کہ جرم صرف طبیعت کے کسی غلط جانب راغب ہونے سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ جرم کے لئے مجرم کو حالات کا سازگار ہونا بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان کے نزدیک جرم چار وجوہات کی بناء پر پنپتا ہے۔

۱- جو چیز جرم کا شکار ہو رہی ہو اس تک پہنچنا آسان ہو۔

۲- جس کے خلاف جرم ہو رہا ہو اس کے خلاف جرم کرنے پر کھینچنے والی چیز یا وجہ کشش۔

۳- جگہ اپنی ذات میں ایسی کہ جرم کو دعوت دے۔

۴- چیز یا جگہ یا انسان کی حفاظت جس کے خلاف جرم کیا جا رہا ہو کی حفاظت کا مناسب انتظام نہ ہونا۔

دین حق کی تعلیم اس فلسفے کی ایک جہت سے تائید کرتی نظر آتی ہے اور وہ اس طرح کہ اس میں بھی یہ حکم ہے کہ نہ صرف برائی کو تنقید کی نظر سے دیکھا جائے اور برا کہا جائے اور روکا جائے بلکہ اس Process کو بھی روکا جائے جو بالآخر جرم یا گناہ پر منتج ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف کی آیت لا تقربوا الزنا (بنی اسرائیل 33) میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت میں حکم خداوندی یہ نہیں ہے کہ زنا نہ کرو بلکہ فرمایا ہے کہ اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسے ماحول اور امور سے اجتناب کرو جو بالآخر زنا پر منتج ہو جائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ سرحدوں پر گھوڑے باندھے جائیں بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ کسی ملک کی ظاہری سرحد اس بات کی متقاضی ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے بلکہ اس سے مراد انسانی تہذیب کی حد بھی ہے کہ اگر اس سے بیرونی دائرے کی حفاظت کی جائے تو گھر کے اندرونی خلفشار سے بچاؤ ممکن ہو جائے گا۔

الغرض اچھی تربیت، ماحول اور دوسرے کی عزت نفس کا احساس اور اسی احساس پر مبنی تعلقات انسان کے ضمیر اور اس کے اخلاق کی اصلاح میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم معاشرے میں باہمی رواداری اور حسن اخلاق کے اصول کو لاگو کریں۔ خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کے لئے کہیں۔

(بشکریہ الفضل ربوہ ۱۰ رمئی ۲۰۰۷ء)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

Mfrs & Suppliers of
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S).01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

شموگہ: محترم سید اللہ بخش صاحب صدر جماعت اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ شموگہ (کرناٹک) نے ہفتہ قرآن منایا اور لجنہ نے الگ ہفتہ قرآن منایا۔

کوچین (کیرالہ): مکرم ٹی محمد منزل صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ یکم جولائی تا سات جولائی ۲۰۰۷ء جماعت احمدیہ کوچین میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں مکرم مولوی ایم اے ناصر صاحب، مکرم مولوی امین محمد صاحب، مکرم مولوی محمد نجیب خان صاحب، مکرم کے مجم الدین صاحب جوزف صادق صاحب اور خاکسار ٹی محمد منزل نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں اور اس میں کثیر تعداد میں مرد خواتین اور بچے شامل ہوئے۔

رشی نگر: مکرم محمد حسین صاحب پڈر سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ رشی نگر میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید بڑی شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم عاشق حسین صاحب گنائی، مکرم ناصر احمد صاحب شیخ، مکرم فیاض احمد صاحب پڈر، مکرم بلال احمد صاحب آہنگر، مکرم عبدالرشید صاحب نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کنور سٹی (کیرالہ): مکرم این شفیق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کنور سٹی نے یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا۔ جس میں محترم این کنجی احمد ماسٹر زونل امیر کنور خاکسار این شفیق احمد، ٹی شریف الدین صاحب، مکرم ٹی نیاز احمد صاحب، مکرم ٹی عاشق پروفیسر صاحب، مکرم پی مظہر احمد صاحب، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب، مکرم ٹی شمس الدین صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں اور تفسیر کبیر کے حوالے سے قرآن مجید کی تفسیر بھی بیان کی۔

دھری رلیوٹ (جموں و کشمیر): مکرم محمود احمد پردیسی معلم سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جس میں خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

کیتھری: مکرم طاہر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیتھری میں ۱۵ سے ۲۱ رجولائی تک ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں روزانہ بعد نماز مغرب خاکسار نے قرآن کریم کی فضیلت کے موضوعات پر تقریریں کیں۔

بنی پارہ (یوپی): مکرم محمد مرسلین صاحب معلم سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بنی پارہ میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں مکرم عارف احمد خان صاحب معلم، مکرم بلال احمد لون صاحب معلم اور خاکسار محمد مرسلین صاحب معلم نے تقریریں کیں۔

مشطہ (یوپی): مکرم شرافت احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مشطہ میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔

لال پور: مکرم افروز احمد شاہد صاحب معلم اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لال پور میں یکم تا سات جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا۔

الپی (کیرالہ): مکرم محمد نجیب صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ الپی میں یکم تا چھ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں خاکسار اور مکرم مولوی ایم اے ناصر صاحب مکرم مولوی ایچ شمس الدین صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔

بھونیشور (اڑیسہ): مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بھونیشور میں یکم تا آٹھ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں مکرم سید داؤد احمد صاحب، خاکسار، صدر جماعت احمدیہ بھونیشور اور دوسرے چند مقررین نے تقریریں کیں۔

دھلی: مکرم سید عبدالہادی کاشف مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دہلی میں ۱۵ رجولائی کو ہفتہ قرآن مجید کا اجلاس محترم مولوی عمر صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں شروع ہوا اور اس میں مکرم فرحان احمد صاحب مبشر خاکسار عبدالہادی کاشف مکرم قاری نواب احمد صاحب نائب ناظر بیت المال خرچ، مکرم مولوی کلیم الدین صاحب کی تقریریں ہوئیں۔

دھول پور (راجستھان): مکرم ٹی عبداللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ماہ جولائی میں مندرجہ ذیل جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا: کھڑی، چتورہ، مانگرول، پیرون، مڈرپور، کریم پور، شمو، لافا۔

پتھہ پریم (کیرالہ): مکرم پی عبدالناصر صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ پتھہ پریم میں ۴ رتا ۱۰ جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ محترم زونل امیر صاحب، مکرم مولوی ٹی کے محمود صاحب، مکرم کے صدیق صاحب معلم، مکرم مولوی محی الدین صاحب، مکرم سید ملا کویا تنفل صاحب وغیرہ نے تقاریر کیں۔

تروپور: مکرم ایم شاہ جہان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ترپور میں ۷ رتا ۱۳ جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا۔

ارناکلم (کیرالہ): مکرم ایم ناصر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ارناکلم میں ۲ تا ۸ جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا اور اس میں ان مقررین نے تقریریں کیں۔ مکرم اے ایچ نجیب صاحب، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب، مکرم مولوی محی الدین صاحب، مکرم مولوی نجیب خان صاحب، مکرم مولوی نجم الدین صاحب صدیق، مکرم مولوی ایم ناصر صاحب۔

بنگلور: مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بنگلور میں یکم تا آٹھ جولائی ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اور اس میں مکرم برکات احمد صاحب، مکرم مولوی طارق احمد صاحب، مکرم محمد اسد اللہ صاحب مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم قریشی عبداللہ صاحب، عزیز وجیہ اللہ، عزیز محمد رضی اللہ اور خاکسار نے تقریریں کیں۔

چنئی: مکرم مولوی مزمل احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چنئی میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جو یکم تا آٹھ جولائی جاری رہا۔ ساتویں اور آخری دن محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم خصوصی مہمان کے طور پر شامل ہوئے۔

چارکوٹ: مکرم محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چارکوٹ میں ۶ رجولائی کو ہفتہ قرآن کریم زیر صدارت مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب منعقد ہوا اور اس میں دو تقریریں مکرم مولوی نثار احمد ساجد صاحب اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب کی ہوئیں۔

منجیری (کیرالہ): مکرم ٹی کے امیر علی صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ منجیری میں ۹ رتا ۱۵ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ جس میں محترم زونل امیر صاحب ماہ پورم، مکرم پی محمد علی صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ ان کے بعد مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب، مولوی ایم ظفر احمد صاحب، مولوی پی عبدالناصر صاحب، مولوی ایچ شمس الدین صاحب، مولوی کے صدیق صاحب، مولوی ٹی کے محمود احمد صاحب، مولوی سی پی محی الدین کویا صاحب نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ (نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

اراڈاپلی: ماہ اگست ۴ رتاریخ سے لیکر ۱۰ تاریخ جماعت احمدیہ اراڈاپلی کو ہفتہ قرآن منانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مورخہ ۴ راگست بعد نماز مغرب مکرم حیدر صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہفتہ قرآن کا آغاز ہوا۔ بعدہ خاکسار نے دعا کروائی۔ اجلاس میں نزول قرآن اور حفاظت قرآن کے متعلق درس کی صورت میں حاضرین کو سمجھایا گیا۔ اختتامی جلسہ مورخہ ۱۰ راگست بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ اراڈاپلی میں مکرم شیخ قاسم صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی کی زیر صدارت جلسہ ہفتہ قرآن منایا گیا۔ مکرم کریم الدین صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی بعدہ عزیزم شیخ ولی نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم ایچ ناصرین الدین صاحب سرکل انچارج ورنگل زون نے کی۔ موصوف نے قرآن پاک کے اوصاف بیان کرتے ہوئے قرآن پر عمل کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ دوسری تقریر خاکسار نے قرآن شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے ممانعت سود پر روشنی ڈالی۔ آخر پر مکرم سرکل انچارج صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج عطا فرمائے۔ آمین۔ (مرزا انعام الکبیر معلم وقف جدید بیرون)

توسیع مسجد دار الانوار قادیان

مورخہ ۹ راگست بعد نماز عصر مسجد دار الانوار کی توسیع کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں آئی جس میں ناظر صاحبان اور نائب ناظران اور افسر صیغہ جات اور مدعو احباب نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز محبوب احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ نے کی بعدہ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ آف لندن نے فرمایا اس مسجد میں پہلے ۲۰۰ نمازیوں کی گنجائش تھی اب اس کی توسیع کے ساتھ تعمیر نو کی جارہی ہے جس میں ۸۵۰ کے قریب افراد نماز پڑھ سکیں گے اس کے ساتھ ہی وضو اور دیگر ضروریات کی جدید سہولیات بھی ہونگی یہ توسیع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ہو رہی ہے اور انشاء اللہ نومبر ۲۰۰۸ء سے پہلے یہ مکمل ہو جائے گی۔ اس مسجد کے سنگ بنیاد کے لئے حضور ایدہ اللہ نے مکرم حکیم محمد دین صاحب کو پہلی اینٹ رکھنے اور دعا کروانے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

آپ کے مختصر تعارف کے بعد محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمایا کہ اس مسجد کی تعمیر کے لئے محترم ڈاکٹر چوہدری حمید الرحمن صاحب نے کافی مالی تعاون کیا ہے اسی طرح آپ نے سرائے طاہر بنانے میں بھی بڑی مالی قربانی پیش کی تھی۔ یاد رہے یہ مسجد سرائے طاہر کے ساتھ ہی مغربی جانب تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کا ڈیزائن محترم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ نے کیا ہے۔ جہاں لمبے عرصے سے آرکیٹکٹ صاحب قادیان میں تعمیراتی کاموں میں ماہرانہ مشورے دے رہے ہیں۔ اس پروجیکٹ میں حضور کی منظوری سے مالی قربانی بھی پیش کر رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر نو کی تکمیل انہیں کی نگرانی میں ہوگی۔ باوجود اس

کے کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے اور کمزوری کے علاوہ آپ کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ لہٰذا ہر دو بزرگان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی والی عمر عطا فرمائے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت دے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اس کے بعد حضور انور کی منظوری کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے بنیادی میں اینٹیں رکھیں۔ مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان، مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت، مکرم محمد اسماعیل صاحب طاہر صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت نمائندہ وقف نو عزیز محبوب احمد ابن مکرم مبارک احمد صاحب سملیہ۔ نمائندہ واقفات نو عزیزہ امۃ المتین بنت مکرم محمد ابراہیم ناصر صاحب، نمائندہ درویشان مکرم عبدالحمید صاحب مومن درویش اور آخر میں مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ۔ سنگ بنیاد کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی اس موقعہ پر حاضر تمام افراد کی شیرینی اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اور ایک بکرا بھی صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ یاد رہے ۱۹۳۵ء میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور ۲۴ر مارچ ۱۹۳۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح کیا۔ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۹۰ء تک یہ مسجد بند رہی۔ ۱۹۹۰ء میں جب یورو پین گیسٹ ہاؤسز کی تعمیر ہوئی تو اس مسجد کو ۴۳ سال کے لمبے وقفہ کے بعد رینوویٹ کر کے دوبارہ نمازیں پڑھی جانے لگیں۔ اب جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے طلباء اور دیگر احمدی احباب جو اسکے اردگرد رہائش پذیر ہو رہے ہیں کی وجہ سے یہ مسجد نمازیوں کے لئے بہت تنگ ہو رہی تھی ان حالات کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے ساتھ اس کی تعمیر نو کی جارہی ہے۔ پرانی مسجد کی مکمل جگہ کو شامل رکھتے ہوئے شمال اور مشرق میں مزید توسیع کر کے نئی تعمیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دے اور اس کے اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (ادارہ)

......بقیہ صفحہ اوّل......

ہے کمزور نہ ہو۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ یکہ والے جب لمبا سفر کرتے ہیں تو سات یا آٹھ کوس کے بعد وہ گھوڑے کی کمزوری کو محسوس کر کے اسے دم دلا دیتے ہیں اور نہاری وغیرہ کھلاتے ہیں تا کہ اس کی پچھلی تھکان دور ہو جاوے۔ تو انبیاء نے جو دنیا کا حظ لیا ہے وہ اسی طرح ہے کیونکہ ایک بڑا کام دنیا کی اصلاح کا ان کے سپرد تھا۔ اگر خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتے۔ ....مگر انبیاء کا دستور نہ تھا کہ اس میں ہی منہمک ہو جاتے۔ انہماک بے شک ایک زہر ہے ایک بد قماش آدمی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے کھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک صالح بھی کرے تو خدا کی راہیں اس پر نہیں کھلتیں۔ جو خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے خدا کو ضرور اس کا پاس ہوتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے: اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ:۹) تمام اور کھانے پینے میں بھی اعتدال کا نام تقویٰ ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۵۹) ☆ ☆ ☆

اعلاناتِ دُعا

۱- مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید و پرنٹر، پبلشر ہفت روزہ بدر گذشتہ دنوں پیشاب کی بندش کے ساتھ خون آنے کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ موصوف کو پہلے بٹالہ ہسپتال میں داخل کیا گیا لیکن خون بند نہ ہونے پر امرتسر اسکارٹ ہسپتال میں داخل کیا گیا جہاں ان کا پراسٹریٹ کا آپریشن ۱۴ر اگست کو ہوا۔ الحمد للہ آپریشن کامیاب رہا۔ اب رو بصحت ہیں البتہ پیشاب میں انفکشن ابھی باقی ہے علاج جاری ہے احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

۲- مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید و مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کے دل کے اندر ایک رسولی ہونے کے باعث ۱۰ جولائی کو ٹیگور ہسپتال جالندھر میں اوپن ہارٹ سرجری آپریشن ہوا۔ آپریشن کامیاب رہا۔ اب طبیعت اللہ کے فضل سے بہتر ہے اور خدمت سلسلہ کی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ موصوف کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

۳- خاکسار کا بیٹا عزیزم لئیق احمد کافی عرصہ سے بیمار ہے اور جس کو کہ روزانہ Growth Harmons کا ٹیکہ لگانا پڑتا ہے۔ اس کی کامل وعاجل شفایابی نیز تمام اہل خانہ کی صحت وسلامتی اور کاروبار میں برکت کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (محمد رئیس صدیقی جماعت احمدیہ کانپور)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

غیر ملکی رپورٹیں

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

نصرت جہاں احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول

بو (سیرالیون): اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں گرلز سیکنڈری سکول بو (Bo) کو مورخہ 6/مئی 2007ء بروز اتوار جلسہ یوم مسیح موعودؑ منانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون تھے جو اس جلسہ میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر فری ٹاؤن سے تشریف لائے تھے۔ دیگر مہمانوں میں پیراماؤنٹ چیف کاکوا چیفڈم، ریجنل مشنری بو، صدر جماعت احمدیہ بو، صدر لجنہ اماء اللہ بو، Uno Liberis کے ڈپٹی ان کمانڈ، بورڈ ممبران اور دیگر متعدد معززین شامل تھے۔ سکول کی طالبات کی بھرپور شرکت کے علاوہ والدین اور کمیونٹی کی ایک بڑی تعداد نے جلسہ میں بھرپور شرکت کی۔ کل حاضری 200 رہی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

جلسہ کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک طالبہ نے مع ترجمہ پیش کی۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار سکول کی طالبات کے ایک گروپ نے اردو اور انگریزی ترجمے کے ساتھ مترنم آواز میں پیش کئے۔ جلسہ کی خصوصیت طالبات کی سیر حاصل تقاریر تھیں۔ ان طالبات نے جماعت احمدیہ کے عقائد، مسیح موعود کی آمد کی نشانیاں، شرائط بیعت کے مقاصد، جماعت احمدیہ کا مستقبل اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ سکول طالبات کے گروپس نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم کا انگریزی ترجمہ Light of Muhammad اور Promised Messiah has come مختلف لَے کے ساتھ سنایا۔

پیراماؤنٹ چیف مکرم رشید کمانڈ ابو نگے صاحب جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں، نے سکول کی سطح پر جلسہ یوم مسیح موعود منانے کو بہت سراہا۔ انہوں نے سکول انتظامیہ، سٹاف اور طالبات کا بھی شکریہ ادا کیا۔

مکرم امیر صاحب سیرالیون نے خطاب کرتے ہوئے Pioneer احمدیہ مشنریز مولانا الحاج نذیر احمد صاحب مرحوم اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کا ذکر خیر کیا۔ آپ نے ان مبلغین کی قربانیوں اور کاوشوں کا ذکر کیا کہ کس طرح انہوں نے مشکل حالات میں قربانیاں دیں اور سیرالیون میں احمدیہ مشن کا قیام ہوا۔ آپ نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا پس منظر بیان کیا اور پہلی بیعت لدھیانہ کا بھی ذکر کیا۔ آپ نے بیعت کا مطلب اور مقاصد بھی بیان کئے۔ سکول کی پرنسپل محترمہ درزرین نعیم صاحبہ نے طالبات وحاضرین سے "عصر حاضر کے لئے اُسوہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ پروگرام کا دلچسپ حصہ ایک ٹیبلو (Tableau) تھا جو سکول کی طالبات نے "میری رات دن بس یہی اک صدا ہے" دن، رات، سورج، چاند، پہاڑ، ستارے، مچھلی، چرند، درندے، پرندے، ہوا وغیرہ کی طرح کے لباس پہن کر خدا کی حمد ٹیبلو (Tableau) کی صورت میں پیش کی جس سے حاضرین بہت لطف اندوز ہوئے۔

آخر پر سکول کا نغمہ Ahmadiyya came to serve for ever (School Song) تمام طالبات نے مل کر گایا۔ تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ مہمانان کرام کو جلسہ کے اختتام پر کھانا پیش کیا گیا۔ ایک بجے یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ مساعی میں برکت ڈالے اور ہمیں جلسہ کی برکات سے نوازے۔ آمین (رپورٹ: نعیم احمد صدیق، وائس پرنسپل)

جماعت احمدیہ ایڈنبرا

جماعت احمدیہ ایڈنبرا کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام 25 مارچ 2007ء بروز اتوار کرکاڈی میں بر مکان مکرم محترم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم محترم عبدالغفار عابد صاحب ریجنل امیر سکاٹ لینڈ نے فرمائی۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے کی اور پھر انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ جس کے بعد ایک طفل عزیزم جلیس احمد نے نظم پڑھی جس کے بعد ایک اور طفل عزیزم عیسیٰ امین شیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ دلائل بیان کئے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے اور یہ ایسے دلائل ہیں جن کی طرف حضور علیہ السلام کی راہنمائی خود خداوند کریم نے فرمائی تھی ان کے بعد ایک اور طفل عزیزم حمزہ امین شیر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم بلال محمود صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ آپ نے قرآن کریم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارفع مقام بھی بیان کیا۔

ان کے بعد خاکسار نے تقریر کی اور بتایا کہ کس حال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان جیسے ایک غیر معروف چھوٹے سے گاؤں سے "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ صرف دعویٰ کیا بلکہ بتایا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارات عطا فرمائیں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور یہ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت پائیں گے" اور ہم نے بفضل خدا اپنی آنکھوں سے ان پیش خبریوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں اور اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم نے اس نور سے کس قدر روشنی حاصل کی ہے اور آپ کے پیغام کو آگے پھیلانے میں کتنا حصہ لیا ہے اور اس طرح خاکسار نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ خدمت دین کو اِک سعادت جانتے ہوئے بجالانے کی سعی کرتے رہنا چاہئے۔ آخر پر محترم عبدالغفار عابد صاحب نے مختصر خطاب میں احباب جماعت کو ان کے اس اعزاز کی طرف توجہ دلائی جو خدا تعالیٰ نے انہیں عطاء فرمایا کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے مسیحؑ دوران کو قبول کرنے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس کے شکرانے کے طور پر ہمیشہ سر بسجود رہنا چاہئے۔

آپ کے خطاب کے بعد خاکسار نے دعا کروائی جس کے بعد نماز ظہر وعصر با جماعت ادا کیں اور محترم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے اس کے بعد جملہ احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: محمد اکرم ملک مبلغ سلسلہ سکاٹ لینڈ۔ یوکے) (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۰ر اور ۱۷ر اگست ۲۰۰۷ء)

تاریخ کے اوراق..............

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے جلوے

بارش کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۱؍جولائی ۲۰۰۶ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے بارش کے ہونے یا رُک جانے کے بعض ایسے نشانات بیان کئے ہیں جو دراصل اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے ایمان افروز جلوے ہیں۔

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدنی دَور میں ایک جمعہ کے دن خطبہ کے دوران ایک شخص نے کھڑے ہوکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قحط کے باعث مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا اور بارش کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اُس وقت آسمان بالکل صاف تھا۔ لیکن جونہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو ہوا چلنے لگی، بادل جمع ہوا اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ یہ بارش اگلے جمعہ تک جاری رہی۔ اگلے جمعہ کے روز پھر کسی نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ! مکان گر رہے ہیں، اب بارش رُک جانے کی دعا کریں۔ آپ مسکرائے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے اللہ! تو ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر اب نہ برسا۔ اس دعا کے ساتھ ہی بادل درمیان سے پھٹ گئے اور ایک ہار کی شکل اختیار کر گئے۔

☆......حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ سخت گرمی کے موسم میں ہم قادیان سے رخصت ہونے لگے تو منشی اروڑے خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ حضور! دعا کریں کہ اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی ہو۔ مَیں نے بے تکلفی سے عرض کیا کہ حضور! یہ دعا ان کے لئے ہی مانگی جائے۔ حضورؑ نے فرمایا: اچھا خدا قادر ہے۔ پھر ہم روانہ ہوئے۔ جلد ہی بارش شروع ہوگئی جو موسلا دھار ہوگئی اور پانی ہی پانی ہوگیا۔ راستہ میں یکہ اُلٹ گیا اور منشی اروڑے خان صاحبؓ نالی میں جا پڑے۔ مَیں اور محمد خان صاحبؓ بچ گئے۔ منشی صاحب افسوس کرتے تھے کہ انہوں نے ایسی دعا کیوں منگوائی۔

☆......۱۹۰۹ء میں موسم برسات میں ایک بار مسلسل آٹھ روز بارش ہوتی رہی، کئی مکانات گر گئے۔ نوویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں، آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی جو اس کے بعد بند ہوگئی اور نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

☆......حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان فرماتے ہیں کہ بھاگلپور میں جماعت کا جلسہ تھا۔ پنڈال ایک وسیع میدان میں بنایا گیا تھا۔ کرسیاں، میز، دریاں، قرینے سے لگائی گئی تھیں۔ حاضرین کافی تعداد میں تھے۔ ابھی افتتاح ہی ہوا تھا کہ ایک کالی گھٹا نمودار ہوئی، کچھ موٹے قطرے بارش کے بھی شروع ہوگئے۔ میرے دل میں بارش کے خطرہ اور دعوت الی اللہ کے نقصان کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جوش بھر گیا اور مَیں نے الحاح اور تضرع سے دعا کی کہ اے اللہ! یہ بادل تیرے سلسلہ کے پیغام کو پہنچانے میں روک بننے لگا ہے۔ اسی اثناء میں لوگ ہلنے لگے اور بعض نے فرش کو لپیٹنے کی تیاری کر لی تو مَیں نے انہیں تسلی دلائی کہ اطمینان سے بیٹھے رہیں۔ جلد ہی بادل پیچھے ہٹ گیا اور جلسہ اطمینان سے سرانجام پایا۔

☆......موضع کریام ضلع جالندھر میں حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ اور حضرت شیر محمد صاحبؓ تانگہ والے ایک مجلس میں تبلیغ کر رہے تھے۔ شدّت کی گرمی تھی۔ چھجو خان نامی ایک شخص نے کہا کہ اگر آج بارش ہو جائے تو مَیں احمدی ہو جاؤں گا۔ حضرت حاجی صاحبؓ نے اُسی وقت احمدی احباب کی معیت میں ہاتھ اٹھا دیئے۔ تھوڑی ہی دیر میں بادل آگئے اور زور کی بارش شروع ہوگئی۔ اس نشان کو دیکھ کر چھجو خان احمدی ہو گئے۔

☆......۱۹۸۹ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ایک ملائشین خاتون تشریف لائیں۔ دیر سے احمدیت کا مطالعہ کر رہی تھیں لیکن انشراح صدر نہ ہونے کی وجہ سے بیعت نہیں کی تھی۔ جلسہ کے دوسرے روز رات کو اُنہیں بیت الدعا میں دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے دعا کی کہ خدایا! اگر احمدیت واقعی سچی ہے تو کل سارا دن بارش ہوتی رہے۔ یہ دعا مقبول ہوئی اور جلسہ سالانہ کے تیسرے روز صبح سے شام تک قادیان میں بارش ہوتی رہی۔ شام کو اُس خاتون نے بیعت کر لی اور کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری اس دعا کی قبولیت سے لوگوں کو اس قدر دقّت ہوگی تو میں خدا سے کوئی اَور نشان مانگ لیتی۔

☆......حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی اہلیہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مولوی صاحب ایک دن جمعہ پڑھا کر گھر آئے تو بتایا کہ آج مَیں نے دوستوں کے کہنے پر بارش کے لئے دعا کی ہے، آج انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی۔ اُس وقت سخت گرمی اور چلچلاتی دھوپ تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور تھوڑی دیر بعد موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔

☆......حضرت مولانا رحمت علی صاحبؓ مبلغ انڈونیشیا کا مسکن پاڈانگ شہر کے محلہ یاسر مسکین میں تھا۔ اکثر مکانات لکڑی کے اور ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے۔ اتفاقاً وہاں آگ لگ گئی اور مکانات کا سلسلہ راکھ ہونے لگا۔ جب آگ آپؓ کے مکان کے چھجے کو چھونے لگی تو احباب کے اصرار پر بھی آپؓ گھر سے باہر نہ آئے بلکہ یقین سے کہا کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا غلام ہوں جن سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ''آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ حضرت مولوی صاحبؓ ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس نے جلد ہی آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔

☆......پاڈانگ شہر میں ہی حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ ایک مجلس میں ہالینڈ کے ایک پادری سے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ اس علاقہ میں اگر بارش شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے برستی رہتی ہے اور رُکنے کا نام نہیں لیتی۔ جب وہ پادری دلائل کے میدان میں عاجز آ گیا تو اچانک بولا کہ اگر واقعی تمہارا مذہب عیسائیت کے مقابلہ پر سچا ہے تو اپنے خدا سے کہو کہ بارش اسی وقت بند کر دے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن مطالبہ تھا لیکن حضرت مولانا صاحبؓ نے اپنے ربّ پر توکل کرتے ہوئے بارش کو مخاطب کیا: اے بارش! تُو اس وقت خدا کے حکم سے تھم جا اور اسلام کے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے۔ چند منٹ ہی گزرے تھے کہ موسلا دھار بارش خلاف معمول تھم گئی۔

☆......مکرم شیخ محمد حسن صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھ کام کرنے والا یعقوب نامی ایک شخص دہریہ خیالات کا تھا۔ ایک دن طنز سے کہنے لگا کہ گرمی بہت ہے، اپنے خدا سے کہو کہ بارش برسا دے۔ میں نے کہا کہ ہم خدا سے درخواست کر سکتے ہیں لیکن حکم نہیں دے سکتے۔ تاہم مَیں نے دل میں دعا شروع کر دی۔ اُس رات بادل آئے لیکن بارش نہ ہوئی۔ اگلے روز وہ مجھے کہنے لگا کہ رات تمہارا خدا گرجا تو بہت لیکن برسا نہیں۔ اُس کی باتیں ایسی تھیں کہ میرا وہاں بیٹھنا مشکل ہوگیا۔ شدید گرمی میں مَیں باہر چلا گیا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو اُس کی غیرت کا واسطہ دے کر التجا کی۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل آئے اور میرے چہرہ پر قطرے گرنے لگے۔ مَیں نے عرض کیا کہ وہ اس بارش سے تو نہیں مانے گا۔ اس پر زوردار بارش شروع ہوگئی۔ یعقوب اُس وقت برآمدہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ بے اختیار بولا: مَیں مان گیا کہ تمہارا خدا زندہ خدا ہے، لیکن یہ خدا صرف مرزا صاحب کے ماننے والوں کا ہی ہوسکتا ہے۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 24 اگست 2007ء)

☆☆☆☆☆

طلباء کے لئے مفید معلومات..............

محکمہ جنگلات کی ملازمت کے امتحان کی تیاری

یہ امتحان محکمہ خدمت خلق کے ذریعہ خدمت جنگلات میں بھرتی کے لئے منعقد کیا جاتا ہے اس میں اختیاری مضامین کے انتخاب میں کافی احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں جبکہ وقت کم ہو تو اپنی دلچسپی اور مضمون کی جانکاری کی بناء پر اختیاری مضامین کا انتخاب کافی اہم ہے۔ اس کے گریجوایشن میں پڑھے ہوئے مضمون عموماً آپ کی پسند ہوسکتے ہیں۔

قابلیت : امیدوار کے پاس بھارت کے مرکز یا صوبائی حکومت سے رجسٹرڈ کسی بھی یونیورسٹی، یا پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ قائم ادارہ یا یونیورسٹی کے قانون ۱۹۵۶ کے تیسرے حصہ کے تحت یونیورسٹی کے طور پر قبول کئے گئے۔ کسی بھی تعلیمی ادارے سے پرورش حیوانات اور ویٹرنری، سائنس، بوٹنی، ارضیاتی سائنس، حساب، فزکس، بائیولوجی اور عددی علم میں سے کسی ایک مضمون کے ساتھ گریجوایشن کی ڈگری ضرور ہونی چاہئے۔ یا زرعی سائنس یا انجینئرنگ میں گریجوایشن ہونی چاہئے۔

عمر : امیدوار کی عمر ۲۱ سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہئے۔

تعداد مواقع : اس امتحان میں بیٹھنے والے ہر ایک امیدوار کو (جو دوسرے موقعہ کا مستحق ہے) چار بار امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے گی۔ مگر تعداد مواقع کے متعلق یہ روک پسماندہ قوموں کے امیدوار (جو دوسرے موقع کے مستحق ہیں) پر لاگو نہیں ہوگی۔

☆......اگر امیدوار امتحان کے ایک یا زیادہ سوالات کے جواب دے دیتا ہے تو اس نے ایک موقع پالیا۔

☆......نا قابل امیدوار کے رد ہونے کے باوجود امتحان میں موجودگی ایک کوشش شمار ہوگی۔

امتحان کے مضامین: اس امتحان کے لئے مندرجہ ذیل اختیاری مضامین شامل ہیں ان میں سے چنے گئے کوئی دو مضامین میں سے ہر ایک مضمون کے دو پرچہ جات ہونگے۔ کل نمبر ۲۰۰

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل پرچہ جات ہونگے۔ جنرل انگلش ۳۰۰ نمبرات اور جنرل نالج: ۳۰۰ نمبرات

ایسے امیدوار جو انٹرویو کے لئے بلائے جائیں گے۔ اس کے کل نمبرات ۳۰۰

اختیاری مضامین : زرعی سائنس، زرعی انجینئرنگ، پرورش حیوانات اور ویٹری، بوٹنی، کیمسٹری، سول انجینئرنگ، اراضیاتی سائنس، حساب، کمسٹری انجینئرنگ، میکینکل انجینئرنگ، فزکس، علم عددی اور بائیولوجی۔

نوٹ : مندرجہ ذیل مضامین کو ایک ساتھ لینے کی اجازت نہ دی جائے گی۔ ۱- زرعی سائنس اور زرعی انجینئرنگ ۲- زرعی سائنس اور پرورش حیوانات اور ویٹری ۳- کیمسٹری اور کیمسٹری انجینئرنگ ۴- حساب اور علم عددی۔ تمام پرچہ جات (سوالات) انگریزی میں ہونگے اور جوابات بھی انگریزی میں لکھنے ہونگے۔

انٹرویو : امیدواروں کا انٹرویو غیر جانب دار عالموں کے ذریعہ ہوگا۔ اس انٹرویو کا مقصد اس میدان میں اس کی علمی لیاقت کا جاننا ہوگا۔ اس کے لئے امیدوار کو Current Affairs پر نظر رکھنی ہوگی۔ امیدوار کا انتخاب میں اس کے علاوہ اخلاقی پہلوؤں اور طور طریقے پر بھی بورڈ نظر رکھتا ہے۔ ☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16555:: میں کے ٹی سلیم ولد کے ٹی حسین قوم مسلم پیشہ ڈاکٹری (پرائیویٹ) عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈیاتھور ڈاکخان کوڈیاتھور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔
Share in Coffee estate, 24 acres at jaluk gudalur village o.valley desom, survey no. 40/1B part. Approximate price 24 lakhs.
میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ AED 25000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبدالرحیم العبد سلیم کے ٹی گواہ حسن کویا ایم

وصیت 16556:: مَیں اعجاز الحق ولد یوحسن قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-16 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 2000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ساجد احمد العبد اعجاز الحق گواہ شاید احمد

وصیت 16557:: میں ناظم الدین پی پی ولد محمد ایم قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1950-12-13 پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 44 سینٹ زمین بمقام کنور موجودہ قیمت اندازاً 66,00,000 روپئے۔ 80 سینٹ زمین بمقام تالم پورمبا قیمت اندازاً 60,00,000 روپئے۔ 16 سینٹ زمین بمقام پینگاڈی قیمت اندازاً 1,60,000 روپئے۔ ۹۰ سینٹ زمین بمقام پینگاڈی قیمت اندازاً 13,50,000 روپئے۔ شیئر اور جمع شدہ رقم اندازاً 60,00,000 روپئے۔ 7 سینٹ زمین پر مشتمل عمارت بمقام پینگاڈی قیمت اندازاً 7,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED-/17700 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالمومن ایس کے العبد ناظم الدین پی پی گواہ خلیل احمد

وصیت 16558:: میں عبدالستار وی پی ولد عبدالکریم مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1952-3-22 پیدائشی احمدی ساکن کالا پرمبا ڈاکخانہ کالا پرمبا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ کم وبیش 10 سینٹ زمین دومنزلہ عمارت پر مشتمل بمقام کالا پرمبا موجودہ قیمت 12,00,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 2880 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم سی رشید احمد العبد عبدالستار وی پی گواہ عبدالرحمٰن اے پی وی

وصیت 16559:: میں خلیل احمد ولد عبداللہ قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور ٹاؤن صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-3-10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3500 AED ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ناظم الدین پی پی العبد خلیل احمد گواہ عبدالمومن ایس وی

وصیت 16560:: میں شاہد احمد ولد ایم عبدالکریم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-2-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 1700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ندیم کے اے العبد شاہد احمد گواہ شبیر احمد

وصیت 16561:: میں قمر الدین سی ایچ ولد عبدالشکور سی ایچ قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1979-8-14 پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-2-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 1000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خلیل احمد العبد قمر الدین سی ایچ گواہ عبدالمومن

وصیت 16562:: میں ایم عبدالحکیم ولد سی جی عبداللہ کویا قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1972-9-17 پیدائشی احمدی ساکن لکشدیپ ڈاکخانہ لکشدیپ ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-27 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 1250 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 110 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالسلام سی جی العبد ایم عبدالحکیم گواہ محمد نصیر

وصیت 16563:: میں بی عبدالحکیم ولد کے پی عبدالرحیم قوم مسلم پیشہ ملازمت پیدائش 1955-1-6 پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 06-1-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 33 سینٹ زمین 4 کمروں پر مشتمل گھر بمقام پینگاڈی قیمت اندازاً 15,00,000 روپئے۔ دو بیڈروم والا فلیٹ بمقام ارناکلم قیمت اندازاً 6,45,000 روپئے۔ نصف فی صد شیئر کمرہ بمقام قادیان قیمت اندازاً 140000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ AED 8560 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم بی العبد بی عبدالحکیم گواہ عبدالستار وی پی

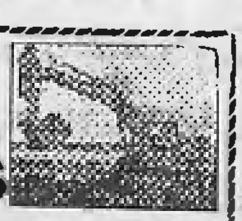
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2373266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 27 th September 2007 | Issue No. 39

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ رمضان المبارک کے دنوں سے بھر پور فائدہ اٹھائے

رمضان کی راتوں کو بھی دنوں میں تبدیل کر دیں تب ہی وہ مستجاب الدعوات خدا ہمیں اپنی رضا عطا کرے گا اور ہمیں اپنے انعاموں سے نوازے گا

(.........خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۱۴ ستمبر ۲۰۰۷ء بمقام بیت الفتوح لندن.........)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ کی تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پھر فرمایا: یہ ہے روزے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت یا اس کا حکم۔ ان روزوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سال پھر ہمیں عطا فرمایا ہے۔ یہ گنتی کے چند دن ہیں اور اگر اللہ کے فرمان کے مطابق ہم تقویٰ میں ترقی کرتے ہوئے ان دنوں کو گزاریں گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن جائیں گے اور ہماری دعاؤں کو قبولیت کا درجہ حاصل ہوگا۔ یہ روزے ہماری دینی، روحانی اور اخلاقی حالت کو سدھارنے والے ہیں۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ ان دنوں سے بھر پور فائدہ اُٹھائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ روزے تقویٰ میں بڑھنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔ اور دنیا میں پہلے مذاہب میں بھی فرض کئے گئے تھے پس یہ ایک اہم حکم ہے اور اس کی پابندی ہی ہے جو ہمارے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے والی بنے گی۔ جب بھی خدا نے اپنے انعامات کسی نبی پر اتارے ہیں وہی لوگ اللہ کا قرب پانے والے اور اس کے انعامات سے حصہ لینے والے بنے ہیں جنہوں نے ان بھیجے ہوؤں کی کامل اطاعت کی اور ان کی تعلیم پر عمل کیا لیکن جب انکاری ہوئے تو جہاں ان کے روحانی معیار گرے وہاں دنیاوی اعتبار سے بھی شان و شوکت کھو بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے متعلق فرماتا ہے: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ یعنی کہ جو لوگ اپنے رب کے مقام سے ڈرتے ہیں ان کے لئے دو جنتیں ہیں یعنی اخروی جنت تو ملتی ہی ہے اللہ تعالیٰ اس دنیا کو بھی ان کے لئے جنت بنا دیتا ہے اور یہ مقام انہی لوگوں کو ملتے ہیں جو خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اور انہی میں روزوں کا حکم بھی ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ایک کامل کتاب کے ماننے والے ہیں، ہم خوش قسمت ہیں کہ اس کامل شریعت کے ماننے والے ہیں، ہم خوش قسمت ہیں کہ اس آخری شرعی نبی کو ماننے والے ہیں جس کی شریعت قیامت تک قائم رہنی ہے۔ پس سوچنا چاہئے کہ یہ چیزیں ہم سے کیا تقاضا کرتی ہیں......؟ یہ تقاضا کرتی ہیں کہ اس آخری شرعی کتاب میں جن نعمتوں کے کمال کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ان کے حصول کی کوشش کریں اور تمام تر صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور مجاہدہ کریں جیسا کہ فرمایا: وَالَّذِينَ جَاهَدُوْ فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی وہ لوگ جو ہمیں حاصل کرنے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے سیدھے راستوں کی طرف راہنمائی کریں گے۔ پس اللہ سے ملنے کے لئے مجاہدہ کرنا اور کوشش کرنا ضروری ہے۔ اللہ انہیں ہی اپنے راستوں کی رہنمائی فرماتا ہے جو خالص ہو کر اس کے بنتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور خود چل کر اس کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں اور تقویٰ کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ رمضان کے روزے ہیں۔ جو اللہ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے اور گناہوں سے پاک کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کی طرف سعی کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا اس کا سچا وعدہ ہے: وَالَّذِينَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو اس کو تلاش کرتا ہے آخر منزل مقصود کو پالیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق روزہ ڈھال بن جاتا ہے اور بندے اور جہنم کے درمیان ایک روک بنا دیتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اس کو اس وقت میسر ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب وہ روزہ کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: روزہ کی جزاء اللہ تعالیٰ نے خود اپنے پر لے لی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ روزہ ایک ایسا عمل ہے جو اللہ عز و جل کے لئے رکھا جاتا ہے اور روزہ کا اجر صرف اللہ کو معلوم ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات غیر محدود ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جزا بھی لامحدود ہے۔ پس یہ انسانی سوچ سے بھی باہر ہے کہ روزہ کا اجر کتنا ہوگا۔

روزے میں برائیاں چھوڑنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن ان برائیوں سے وقتی طور پر کنارہ کشی نہیں کرنی بلکہ مستقل چھٹکارا حاصل کرنا ہے۔ روزہ ایک ٹریننگ کیمپ ہے جس میں ان برائیوں کے چھوڑنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تا کہ باقی زندگی میں برائیاں چھوڑنے میں مستقل مزاجی پیدا ہو جائے۔ پس رمضان آیا ہے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں، اپنے عملوں کو اللہ کے حکموں کے مطابق ڈھالیں، رمضان کی راتوں کو بھی دنوں میں تبدیل کر دیں تب ہی وہ مستجاب الدعوات خدا ہمیں اپنی رضا عطا کرے گا اور ہمیں اپنے انعاموں سے نوازے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے، اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں مجاہدے اور تقویٰ کے حصول کی کوشش کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
فون ریلوے روڈ 00-92-476214750
فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515